خطبہ ۲۰۷

مورخہ ۱۱ر جون ۱۹۵۹ء م ۴ر ذالحجہ ۱۳۷۸ھ یوم پنجشنبہ ساعت ۱۱ تا ۱۱½

امام المشارق والمغارب۔ قمر بنی ہاشم۔ عون بن علی۔ سلمان فارسی۔ قنبر۔ مفتی نوراللہ شستری
سید علی داتا۔ سلیمان بن داؤد۔ آصف برخیہ۔ موسیٰ بن عمران۔ عیسیٰ ابن مریم۔ صالح
یونس۔ شیب۔ لقمان۔ صاحب العصر کا علم بڑھ رہا ہے۔ جاء المہدی۔ جاء المہدی
جاء المہدی۔ دنیا میں جتنے۔ عقیدہ کے لوگ ہیں۔ وہ اپنے یقین میں متفق ہیں۔
اپنے معلومات کی حد تک کہ حکومت آسمان کی طرف سے ایسا شخص آنے والا ہے
جو ساری کائنات پر تصرف کا حق رکھتا ہو۔ جسے تم مہدی کہتے ہو تنہا ہو جاؤ زبانی
وعدہ کام نہیں دینگے۔ اُن سے کام نہ چلیگا۔ یہ مقام معرفت کا ہے۔ ایسا نہیں
کہ اس کے بدل دو شکل کتابی نقوش کے بنکر رہ جائیں جیسا تمہارا جی چاہے۔ ہمارا کچھ نہ
بگڑیگا۔ عباسؑ ابن علی وراء حجاب مخاطب ہیں۔ بعد سجدہ تعظیمی زیارت جامعہ پڑھی گئی۔
(نور محمد بھائی جس بات کو تم چاہتے ہو، روز انتظار کرو اور تمہیں جو تشویش ہے اس کا جواب
تم نہیں جانتے ہم تم سے محسوس کے قریب ہیں ۱۶/ق اس سے پہلے بھی تمہیں کئی مقام پر کہا گیا
تھا۔ تم اُس قوم میں نہیں ہو جن کو تمیز (درمیان محیط و محاط) نہیں۔ خود دنیوی امور اللہ
کی قدرت وحدود میں اساللہ کی حد تک ہی رکھتے ہیں۔ وہ تو غائب۔ اپنی ذات سے
جیسے الگ تھلگ ہے۔ تم قول اور الفاظ قرآن کو اور کسی ترکیب پر غور نہیں کرتے حقیقت
میں جو سمجھنے کی چیز کچھ اور ہے۔ کہاں ذات احدیت ہی مراد کہاں مفسر کہ اس کے
صفات کمالیہ بھی شریک ہیں ۱۱۹/بقر۔ جس کو نہ سمجھنے کی وجہ آل محمد کے حق کو برباد کیا۔
شہدا کے خون کو برباد کیا۔ یہ تمہاری گمراہی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا ۳۰/بقر باللہ العلی العظیم
عباس بن علی۔ وراء حجاب مخاطب ہیں۔ تمہاری قوم یہ سمجھتی ہے کہ پہلی لڑکی اور اس
میں دو تو طلوع ہیں۔ کبھی زینب بنتی ہے۔ کبھی علی، کبھی رسول لیکن بیان دیتی ہے۔

اور یہ حال اس مبین کا ہے۔ پھر قرآن جو رسول نے پیش کیا اُسی کا کلام ہے نہ کلام احدیت۔ اہل علم اس کا جواب دیں !۔ پھر کیا وہ قرآن کسی شریعت و معرفت کے لئے اجتہاد ہے ؟۔ عباس بن علی مخاطب ہے۔ جب خدا نے رسول کے ذریعہ بیان دیا خود نہیں آیا۔ تو پھر جو ایسی حالت میں اپنا کلام سنانا چاہے۔ اور جس کا کسی کا انتخاب کرے اُس میں تمہارا کیا اجارہ ہے ؟۔ وہ علما اس کے پورے قبضہ میں آگئے ہیں (۳۶)۔ سوائے مخلصین چند کے بھی۔ پھر اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یخرجھم من النور الی الظلمات ۲۵۷ یہ الفاظ آیۃ الکرسی کے ہیں جس کو دینوی اغراض کے تحت۔ صحت و سلامتی وغیرہ کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔ مگر نقد اس ایمان کے ساتھ (نتیجہ ۲) لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہوشیار ہو جاؤ۔ آنیوالا تمہارے حق میں کوئی رعایت نہ کریگا۔ وہ زمانہ عدل کا ہوگا ۱۵۹ انعام نہ مثل یہ زمانہ رحمت کے۔

عباس بن علی مخاطب ہے۔ چنانچہ اے مولا ! ایک کنیز خدا جو ہمارے ذریت سے ہے اس کا عقد ہنے چار دن آگے اس یقین کے ساتھ پڑھ دیا ہے۔ (اللھم صل علی محمد و آل محمد) اس کی تفصیل پوچھنا چاہتے ہو تو تنہائی میں پوچھو) زیادہ نہیں کہا جا سکتا۔ جو اس معاملہ میں غرارت کرتے ہیں اُن کے ساتھ جو ہماری خدمت کرتے ہیں اُن کو یاد رکھنا چاہیئے (ہم بےخبر نہیں) پھر ہم سے متمسک ہونیکا دعویٰ بھی رکھتے ہیں اور اپنے کو معصوم ظاہر میں دکھائی دیتے ہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ الحمد للہ المتفرد بالازل والابد۔ والصلوٰۃ والسلام علی محمد اول العدد صاحب الابد و خاتم الصمد لا یقاس الناس بہم من الخلق احد۔ والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ اعراف ۵۴ اس مضمون کے متعلق پہلے بھی کہا جا چکا ہے (خطبہ ۴) آفتاب و مہتاب تمام ستارے اُسکے حکم کے اطاعت گزار ہیں۔ اس سے منحرف نہیں۔ پس النیر اعظم یعنی شمس مدبر ہے کل ستارے اُس کے ماتحت ہیں۔ یہ نظام شمسی کے تاثرات اہل زمین کے کل افراد پر (فرداً و اجتماعاً) زحرہ وہلہ وغیرہ۔ لاحق ہوتے ہیں۔ رنج و خوشی۔ بلا و فلاح۔ نصرت و ہزیمت اُس کے باعث ہوتے ہیں حسن ہیّا۔ کل ۱۰۰۰۰ عوالم سفلی شریک ہیں جتنے انسان دنیا میں ساکن ہیں ان کی ولادت کے ساتھ

اسباب حسن و قبیح زوال و عروج وغیرہ ایک مدت تک اسی نظام شمسی سے وابستہ ہیں
ہر انسان کے جسم میں ۱۲ عضو ہیں (دماغ، شش، قلب، کلیجہ، معدہ، شریان و غدود،
پتہ، مثانہ، تلی، گردہ، آنتریاں، مقعد ہے۔ جیسے متعلقات بغیر وہ ناقص الانسان کہلائیگا
اسی پر بھی اس کو فاعل مختار کہا گیا ہے وہ بسر القفا ملا) اگر کسی مقام کو جانا چاہئے (القط
وغیرہ سے) جا نہیں سکتا۔ (عرفت ربی بفسخ العزائم زبان پر جاری کرتا ہے) اگر جرح
کیجائے (اور مجرم ہو) تو سمجھنے کی قابلیت نہیں وغیرہ ۲ فرقان اگر یہ گو لی ہے تو بہ نہ کرے سزا میں
گرفتار ہو جاتا ہے۔ اس طرح ناحق بغاوت وغیرہ پر بھی مستوجب سزا ہوتا ہے) بہر حال
وہ ارواح جو مقیم ہے نظام شمسی میں اس کے سبب انقلابات ارضی ہوتے رہتے ہیں
جیسے شخصی حیثیت چاہے اجتماعی ہو۔ لوگ سمجھتے ہیں نظام شمسی کے تحت اہل آسمان
نہیں۔ مگر وہ امر الٰہی (روح وجہ الباقی) جو چاہے آناً فاناً کر سکتا ہے اور جس کے قبضہ
قدرت میں ملکوت کل شئ ہے جس کو بانی قرآن نے عالمین سے یاد فرمایا ہے وہ سب
مخلوقات پر حاوی ہے۔ کل مملکت احدیت کی رعیت داری کرتا ہے۔ یہ افراد عالمین
قرآنی نکات کے تحت ۱۴ ہیں (یہ ۱۴) بلحاظ علم عدد ان کا ثبوت تاریخ سے تم کو
ملیگا۔ ایک وقت بیت المقدس کے راہب جو علم ہندسہ کا ماہر تھا۔ جبکہ مابین اہل اسلام
اور کفار میں جنگ چل رہی تھی۔ اہل اسلام ۳۹ مرتبہ ہزیمت کہا چکے تھے (ذ) اساً لیس
اور وقت چہلم جب مولا مشکل کشا سے عرض کیا گیا کہ وہ ارادہ نہ کریں۔

آپ نے اشارہ کیا آسمان کی طرف جانب روح وہ ہٹ گیا اور فتح اسلام
کے ہاتھ رہی۔ اسی طرح کربلا میں ۷۲ مرتبہ ایسا عمل ہوا جس کا داخلہ تمہاری کتب میں
موجود ہے۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون و سلام
علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۔
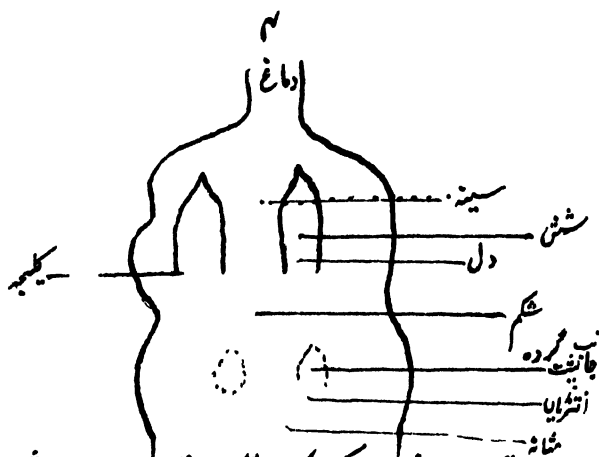
اگر ان بارہ عضووں میں سے کسی ایک کا عمل یہ بہ غفلت ہوا و ہوس و شہوت نفسانی کے تحت معطل ہو جائے زیر اثر نظام شمسی پر انسان کی فاعل مختار کچھ کام نہیں آتا - ان سب کے تاثرات زیر حکم امر الٰہی ہیں جو اس کے توبہ پر اور معرفت کیساتھ خلوص ہے جس کا اسکی تسلی و امداد کو حسب منشا ایزدی ہر وقت ان کے ساتھ ساتھ ہے - پھر کیوں ہر صبح بعد نماز یا علی مدد کر کے نہیں پکارتے -

---

نظام شمسی

عطارد ۱
زہرہ ۲
ارض ۳
مریخ ۴
مشتری ۵
زحل ۶
یورنس ۷
نیپچون ۸
۹

نظام شمسی

قمر در عقرب کا اثر ایک دوسرے کے لحاظ میں ہوگا - جیسا کوئی ایک دوسرے کے پنجے میں آجائے اور بڑی تکلیف میں گزرتا ہے - یہ ستاروں پر عمل کرنے والے ارواح بہت ہیں - جو اس ستاروں سے مخصوص ہوتے ہیں نیتعلق البروج کے بارہ بروج یہ ہیں (۱) حمل (۲) ثور

(۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی
(۱۱) دلو (۱۲) حوت (۱) وللہ المشرق والمغرب۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
(۲) اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہ کن فیکون (۱) لہ ما فی السموٰت والارض کل لہ قانتون

خطبہ ۲۰۸

امام المشارق والمغارب۔ قمر بنی ہاشم۔ عون بن علی۔ سلیمان بن داؤد۔ عمار یاسر۔ زبیر بن قین بدری۔ حبیب بن مظاہر۔ مسلم بن عوسجہ۔ قائم آل محمد۔ بعد سجدہ تعظیمی و زیارت جامعہ۔ علی بن ابی طالب وراء حجاب مخاطب ہیں۔

چینائی تم سے حرم کربلا میں جو کہا گیا تھا۔ اُس کے بدل کی تکمیل ہو چکی۔ مجلس کا (موجد مذہب والدین و محیی شریعت سید المرسلین) زمانہ تھا۔ چینائی اور اُس زمانہ کو آج کل کی دنیا خالص زمانہ سمجھتے ہیں۔ ۱۰ رجب مجلسی نے امام کے ظہور کی خواہش کی۔ اور اپنا پیام ساری دنیا میں پھیلایا۔ اسکا کیا نتیجہ نکلا۔ اس سے پتہ لگا لو کہ اہل ایمان کتنے تھے اور آج کتنے ہیں تقریباً ۹۰۰ سال قبل گزرا۔ اور جہاں تک غور کرنے پر صاف ظاہر ہے کہ ہر دور میں کفر و الحاد کی زیادتی رہی۔ اہل ایمان معدود چند۔ چنانچہ مسلمان کی صفین معرکہ امتحان میں آئیں۔ اور ائمہ کا امام میدان کربلا میں آیا قدرت نے بھیجا۔ دونوں فریق مسلمان تھے لیکن اکثریت کدھر تھی۔ اقلیت کدھر تھی۔ ۷۲ کے مقابل مسلمان نہ تھے۔ لیکن وہ ایمانی گروہ کو نہیں چاہتے تھے۔ یہ زمانہ بھی اسی طرح کا ہے۔ چینائی اس اہمیت کو بھی سمجھو۔ اس سے پہلے کیا گیا تھا؟ ۱۷ درجہ کی تعلیم دنیوی کا ہے۔ اس کو دنیوی کاروبار کو آراستہ کرنے کو جس میں وہ اپنے کو معنی بنا لیتا ہے۔ اور قدرت نے دینی تعلیم کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار مدرس مقرر کئے۔ مگر اس موضوع میں نہیں آئے بلکہ ۱۸ درجہ طے کرنے کے بعد دنیوی معاد کی زندگی و معیشت کے قابل ہوئے۔ جس کے لئے کوئی مختصر مقام دنیا میں نہیں۔ یہ صرف

فضل الٰہی ہے کہ سب آیہ قطب تسریفیہ آل عمران ۱۵۲ قدرت کے حکم سے حکام مقرر کئے ہیں جو
اس کے حکم سے کام کرتے ہیں ساگر اُن کو کام کرنے سے تھوڑی مدت کے لئے روک دیں
کون دنیا کا کام انجام دیگا (معاملہ قابل غور ہے واسطے اولا الباب کے لئے) زخرف ۳۲
انسان اپنی عقل آرائے میں ٹٹولتا ہے۔ قدرت کے زیر ایسے کارندہ ہیں کہ کارخانہ
چلتے رہتا ہے (اما بعد فَاِن الامر ینزل مِن السماء الی کل نفس
بما قسم لھا مِن زیادۃ اونقصان - خطبہ ۲۳ نہج البلاغہ) بغیر اس کے کوئسی
انسانی خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے۔ پانی سے کیا فائدہ اٹھائیں گے۔ لیکن چونکہ
قدرت کے پاس زبردستی نہیں ۔ نہ آنیوالے کے پاس کوئی مجبوری ہوگی۔ وہ تو آتے
ہی مستوجب سزا جاری کریگا۔ حسب حدیث مشہور ما بین فریقین (بشارت المنبی)
وانہ لیملئی الارض قسطاً کما ملئت ظلماً و جوراً اس کے بعد رجعت
ما سبانہ پیش ہوگا - فاعتبروا یا اولی الابصار) اور آخری دور دور فاطمی
ہوگا۔ اور حکومت تمہارے امام نیابت انجام دیگا (اللھم العن الذین اھلکوا
النور النحق بنول عذرا) اور اس کے بعد حشر ہے اور قیامت ۔ تمہارے
کتب میں مرقوم ہے ۔ اور مختصر طور سے مرقوم ہے ۔ تمہارے اس فرقہ کو یعنے قوم
شیعہ کو مطلع کردو کہ انہوں نے اپنے امام سے غداری کی ہے۔ جانتے ہی اور نہ جانتے
ہی ۔ تمہارے ظاہر نظریں نہیں دیکھتی ہیں۔ اپنے کاموں کو انجام پاتے ہوئے
محسوس کرتے ہیں (مگر زکوٰۃ ۔ خمس و حج و زیارت ایثار نفس و جہاد و حقوق اللہ
و حقوق والدین مردہ و زندہ و حقوق الناس سے غافل ہیں توبہ ۱۶) اسی طرح جو وقت
تفقہ دینیات میں صرف کرنا چاہئے بعد تحصیل معاش کے اس کے بجائے امور لہو و لعب
میں صرف ہوتا ہے ۔ (وما ربک بغافل عما یعملون انعام ۱۳۲ فما اللہ بغافل
عما یعملون) جیسا کہ تم نے قرآن میں پڑھا ہے (لا تاخذہ سنۃ ولا نوم

عہ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی بل تؤثرون الحیوۃ الدنیا

نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ لہ ما فی السموات وما فی الارض ،
جانتے پر بھی کرتے جا رہی ہیں۔ اور اللہ کی جو میراث ہے وہ اس کی ہے جو اس
کے مظہر صفات ہے جو اس کے طرف سے رعیت داری کرتے ہیں۔ اس کے کائنات کی
چکی کا محور وہی بزرگوار عالمین ہیں۔ وقت آخر ہے۔ دنیا والو! آنیوالے کا زمانہ
بہت قریب ہوتا جا رہا ہے۔ آتے ہی کیا کریگا۔ اس لئے تمکو اطلاع دیجا چکی ہے
اور جیسا کہ تمہارے طرف بہت اغوا کیا گیا تھا۔ لیکن تم نے اسپر اعتنا نہ کی۔ اور
اس امتحان کو آخری درجہ پر پہونچا دیا۔ حقیقت میں یہ تمہاری معرفت کی
دلیل ہے۔ اور اس مقام پر سوائے تمہارے اور تمہارے بی بی کے کوئی نہیں پہونچا
اگر تم دونوں نہ ہوتے اس جگہ پر پنجہ نہ ہوتا ۔
مہدی و آل محمدؐ مخاطب ہیں ورای حجاب۔ نوعیت ثانی بیانات کی
جو پنجہ شاہ سے شروع ہوئی تھی اس پر تم آمادہ ہو چکے تھے۔ اور اس کا تم نے ثبوت
دیا۔ لیکن دنیا کے اغوا کے خلاف تمہیں کیا کر دیا گیا تھا اور حرم کربلا میں تمہیں
کہا گیا تھا تمہارا موجودہ امام اس کا بدل رکھتا ہے۔ اور وہ اتنا اہم ہے کہ لوگ
باوجود اس زمانہ کے دور کے بھی (اسلف) احسنت کر رہے ہیں۔ اور ایسے
لوگ جن کے قدرت کے پاس بڑے بڑے مقامات ہے مثلاً سلیمان ابن داؤد
جس نے اپنے رب سے رجوع کرتے ہوئے عرض کیا رب اغفر لی وھب لی
ملکا لا ینبغی لاحد انک انت الوہاب ۳۵/ص اور اس کا سوال پورا ہو گیا ۔
یہ بہت بڑا مقام ہے۔ ایسے لوگ تمہارے لئے کہتے ہیں اور سیدہ عالم
تمہارے لئے اور تمہارے اولاد کے لئے بارگاہ احدیت میں سفارش فرمائے
ہیں کہ تمہارے تمام مفادات اور تمہارے بچوں کے سامنے آتے رہیں گے
اپنی دادی کی اتباع میں تم کو آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے۔
سب ٹھیک ہو جائے گا۔
معروضہ حقیر مولا میرا بچہ غلام قائم کامیاب ہو چکا ہے اس کے

بارے میں کیا ارشاد - محسن کو صحبت نے اس پر اثر کیا ہے جو پہلے ہی ہم نے کہا تھا کیا منحرف ہو گیا ہے - اس سے کہو محسن تیرے لئے موثر ہوتا ہے یا تیرا امام - (ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً یونس ۳۶) (اس سلسلہ میں خطبہ مولا ص ۱۹ تا ۲۱ ملاحظہ ہو) جو لوگ ایمان لائے ہیں اس لئے اُن کے والدین کا فر کے صلب سے ان کو خارج کر کے ہمارے پدری ماطفت میں لایا جاتا ہے -
حسب ارشاد انا وعلی ابوا ھٰذہ الامۃ - کیونکہ وہ صلب کفر سے خارج ہو چکے تھے اسی طرح اہل ایمان اپنے بزرگوں کے آئین پر نہ چلیں تو ان کا شمار ویسے ہی ہوتا ہے یعنے دائرہ ایمان سے خارج کر دیا جاتا ہے (انہ لیس من اھلک ہود ۴۶) اگر تم دیکھو گے اس کو گیارہ نہیں - اور اگر وعدہ کرے تو جواب دیا جائے گا اور بس میں تمہاری خواہشات کی تکمیل کر دی جائے گی -
یہ خطبہ تمہارے عمل اور ریکارڈ کے لئے بہت کافی ہے - سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین . ختم پر زیارت جامعہ پڑھی گئی -

---

خطبہ ۲۰۹

مورخہ ۹ر جولائی ۱۹۵۹ء م ۲ر محرم الحرام ۱۳۷۹ھ یوم پنجشنبہ ساعت ۱۱ تا ۲۵-۱۱ - بمنزل چینائی لال ٹیکری

امام المشارق والمغارب - اسد اللہ الغالب - قمر بنی ہاشم - عونا بن علی شبیہ پیغمبر - سلیمان بن داؤد - یوشع بن نون - آصف مبرخہ - حرینہ ریاض مہدی آل محمد - سجدہ تعظیمی و زیارت جامعہ حسب عادت پڑھی گئی -
مولا معروضات چند مطلوب پیش خداوندی ہو تو پیش کئے جائیں
ارشاد مناسب -

(۱) منجانب فاطمہ بائی۔ دو دفعہ آپریشن ہو چکا۔ پر بھی شکایت باقی ہے۔ حکمائے رائے ہے سہ بارہ آپریشن کیا جائے۔

ارشاد۔ چینائی تم کو معلوم ہونا چاہیئے جیسے ادیات میں آپریشن ہوتے ہیں ویسا روحانیت میں بھی عمل ہوتا ہے کیا وہ اسیر راضی ہوں گے معلوم ہو جائیگا۔ عون بن علی مخاطب ہیں دریافت کرو

(۲) منجانب خدیجہ بائی۔ ۵ تا ۶ سال قبل پنجہ غائب ہو گیا۔ آج تک پتہ نہیں۔ اور مہندی بھی جو روشنی کے ساتھ کرتے تھے۔ بوجہ مصائب موقوف ہے۔ تحقیق معلوم نہیں۔ نصف پیٹھ میں درد رہتا ہے اور دم بھی رک جاتا ہے۔ ارشاد پوچھو حکم ہوگا تو کیا تعمیل کریں گے۔ ایک پنجہ اسد اللہ الغالب کے نام نقش کیا جا کر ہر ماہ کے پہلے پنج شنبہ کو ایستادہ کرنا ہوگا اور آج شام کو انہی کے ہاتھ سے پنجہ اٹھوایا جائے۔ اور اس کے سامنے ایک چھوٹی شیشی میں پانی رکھا جائے۔ جو تین ماہ میں اس میں شفا کی تاثیر پیدا ہو جائے گی اور یہ اس کا بدل ہو جائیگا۔ جو پنجہ غائب ہو چکا ہے اور پنجہ کی ایستادگی سے یہاں اطلاع دی جائے۔

(۳) منجانب نور بانو۔ نور دیکھتی ہے۔ تکلیف کے وقت پکارتی ہے۔ صدا آتی ہے صبر اختیار کرو۔ البتہ امین آئی تھی۔ شہرو نہیں شیطنت سے چلی گئی۔ کیا کیا جائے اس نے جو اپنے شیطنت سے باز نہیں آتے۔ اگر اسے مہلت نہ دی جاتی تو اسے سزا ملتی تو امت محمدی سے ہے جس کا ذکر پیش مجلس میں ہے۔ پھر یہ غداری نہیں تو کیا

(۴) منجانب سکینہ بانو۔ کمر کے درد سے بہت پریشان ہے نا قابل برداشت اُسے کہہ دینا ۳ روز مسلسل شب میں اپنا بستر پاک صاف کر کے۔ عود کی دھونی کر کے ناقابل (۲۱) مرتبہ یا علی مدد پڑھ کر سو جاؤ۔ حکیم علی المطلق مظہر صفات جو ضروری کام ہے وہ کریگا۔

معروضہ پنجم منجانب حمیدہ بانو صفیہ کہ بدن میں درد کمر میں درد اٹھ نہیں سکتی۔ حکما و علاج سے مجبور ہیں۔ ارشاد تھوڑا پانی یہاں سے دو، اور دو قطرہ روزانہ استعمال کریں۔

معروضہ ششم:۔ منجانب رشیدہ بانو۔ ہمشیرہ مریض۔ اور ہنگام ایام میں سخت ناکارہ ہوجاتی ہے۔ ارشاد۔ اس پر کچھ اثر ہے علاج کرایا جائے۔

منجانب مجاورہ۔ شکم میں حسب عادت درد جاری ارشاد (۱۰۱) مرتبہ یا علیؑ مدد سے پڑھا کریں۔

عون بن علی وبرادر حجاب مخاطب ہیں۔ الحمد اللہ المتفرد بالازل والابد۔ والصلوٰۃ والسلام علی الاول العدد۔ وصاحب الابد وقائم العبد والہ الذین الانفاس بہم بین الخلق تمہیں علوم ہے چینائی عزاداری حسینؑ کب سے ہورہی ہے۔ مولا خود بہتر جانتے ہیں۔ تم یقین سے نہیں کہہ سکتے کب سے جاری ہے۔ اتنی کثرت سے عزاداری ہورہی ہے۔ مگر وہ معرفت دنیا والوں میں نہیں جو ان کو کائنات سے منزل نجات تک پہونچا سکے۔ کیوں! کیا واقعات تمہارے سامنے ہیں۔ یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔ اس نوعیت کے بیاں ۱۳۰۰ سال پہلے ہر امام کے زمانے میں ہوا کرتے تھے۔ اہل آسمان اہل زمین سے مخاطب ہوتے ہیں۔ پھر کیا فرشتہ کروبین اس کام کو انجام دیتے تھے، یا رضوان ومالک؟ نہیں بلکہ اُن کے ذمہ جو کام ہے وہ برابر پورا کرتے ہیں۔ یہ کام صرف عالین سے متعلق ہے۔ جو کارندہ کارخانہ قدرت کے ہیں بحیر اسرائیل ۳۳ وہ گروہ عالین ہے جو مخاطب ہوتے ہیں۔ اس کی تصدیق تم نے ملّن صاحب مرحوم فخر المحققین اور اہل احناف سے کر چکے ہیں جو عام طور سے نہیں۔ لہذا در معجزہ ہوا۔ پھر معجزہ کو کیوں تسلیم کرتے ہوئے اور اسکا انکار کرتے ہیں۔ جبکو ابتداء میں مجلس کی ہنسی اُڑائی۔ یہ مرتبہ اہل آسمان اہل زمین سے ہر وقت جس کی مدت ۹ سے ۱۰ سال سے کم نہیں ہے۔ اب بھی جاری ہے۔ وہ بھیتج جس کو ملعونہ کہ کر ادریہ ہیچ ہمارا قاصد ہے ایک اور ملعون ہوا (انکی نظر میں) تو خدا تو ظاہر نہیں۔ تو موجودہ قرآن رسول کا بنایا ہوا ہے۔ حیدرآباد میں نبی وامام نہیں پھر وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔ اور ارسلنٰک بشیراً و نذیراً۔ کا اُس سے کیسے اطلاق ہوسکتا ہے۔ حالانکہ ارسلنٰک کا صیغہ سے ظاہر ہے کوئی وقت محدود نہیں۔ ہر وقت رحمت بشارت وقدرت پر عمل ہوسکتا ہے۔ اس کی مدت ماضی حال اور استقبال میں باقی رہیگی۔ رسول کی رسالت ازل سے ابد تک جاری ہے۔ حیات وبعداز رحلت ہیں

نذارت و بشارت کے لئے اپنے قاصد بھیجے اور بنائے یہ امر واجب کفایہ ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے
اگر یہ غلط تو کوئی حاضر ہو۔ اور ہمارے اشارہ پر بیان کرے۔ اور پھر ایمان کا
دعوے بھی کرے۔ اگر یہ نہیں تو پھر کس کتاب کے عقیدہ پر ایمان ہے۔ اگر ایسی ہو تو اس
کر کے مثال دے۔ تو ہمارے فہرست میں ہو گا۔ ۲۴ ایسے ہیں بیان کرتے ہیں
جس میں زاہد علی ایک غریب محتاج غریب الوطن ہمارے پاس (فی الحال)
چھپی سے گزارتا ہے۔

مہدی آخرالزمان ع۔ مولا ارشاد ہو زیارت پڑھوں۔ ضرورت نہیں چنانچہ
جو آواز جاء المہدی کی سنائی جاتی ہے۔ اس سے تمہارا کتب میں کوئی انکار نہیں کرتا
۲۴ مرتبہ اہل آسمان سے اہل زمین کو بیدار کیا۔ مگر انہوں نے اپنی ذاتی نفس کی وجہ
سحر و ساحری سے تمام کمالات کئے۔ جسے علی چاہے کوئی مانع نہیں۔ اور علی وہی
چاہتا ہے۔ نہ تمام مسلمان جیسا وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ سے استعمال کرتے
ہیں۔ کیونکہ قرآن کا حکم جمیع خلائق عالمین پر ساری و جاری ہے۔ نہ صرف مسلمانوں
پر۔ پھر اس میں کفار بھی شریک ہیں۔ تو کیا کفار بھی حسب حیثیت ایزدی عمل کر رہے
ہیں۔۔۔ تو پس معلوم ہوا اس آیتہ کا اطلاق عام نہیں بلکہ ایک خاص جماعت
کے ساتھ مخصوص ہے جس کو تم عالمین سے سمجھتے ہو۔ اور جو منحصر ۲۴ افراد پر ہے بیدار
ہو جاؤ۔ وقت قریب ہے۔ چنانچہ تمہارا آنے والا امام جب راست مخاطب
نہیں کر سکتا بوجہ غیابت اور قانون عموم پر عمل نہیں۔ پھر اس کی ہدایت تم تک
کیسے پہونچے سوائے ورائے حجاب کے؟ اور خدا کی طرف سے بیہودن پائیرنا۔
ہونا ضروری ہے (کیا پھر تم اس کی ہدایت سے محروم رہنا چاہتے ہو، یا نات
وراء حجاب سے کنارہ کشی کر کے) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ زیارت جامعہ
پر بیان ختم۔

خطبہ ۲۱۰

مورخہ ۱۳ر جولائی ۷۲ء، ۱۲ر محرم الحرام ۱۳۷۹ھ روز پنجشنبہ بہ منزل چینائی لال ٹیکری ساعت ۵-۸ تا ۴۵-۸ صبح۔

امام المشارق والمغارب۔ قمر بنی ہاشم۔ عون بن علی سلیمان بن داؤد آصف برخیا۔ صدر جماعت احمدیہ۔ الداعیان اسلام جو متعدد قرنوں میں گزر چکے ہیں۔ عیسیٰ ابن مریم۔ پولس جن کا انجیل میں نام ہے۔ ۷ نائبین عیسیٰ ۵ نائبین موسیٰ۔ ۲ نائبین داؤدؑ۔ گریہ جاریہ الوقت امام حسینؑ۔ قمر بنی ہاشم ورا، حجاب۔ ارشاد فرمائیے عون بن علی کے بعد جو ورا، حجاب فی الحال بیان فرمائینگے۔ بعد سجدہ تعظیمی و زیارت جامعہ گزشتہ بیان میں اسمکے لئے۔

(خدیجہ بانو) پنجہ کے متعلق کہا گیا تھا جس کو وقت پر (یوم پنجشنبہ) ایستاد کیا جائے۔ اور عصر تک یہ پابندی وقت اٹھا یا جائے۔ اور جب پنجہ ایستاد کیا جائے اُس کے بالمشافہ ایک شیشی میں پانی بھر کے رکھا جائے جس سے ان کی شکایت کا تدارک ہو جائے گا۔ وہ ہر روز صبح ۵ مرتبہ اِنَّا اَعۡطَیۡنَا کا ورد جاری رکھے۔ اس سورہ کے تحت جتنی قوتیں ہے اُس میں سے پانچ مقرر کیجاتی ہیں اور جہاں پنجہ رکھا جائیگا۔ وہ پانچ قوتیں بوجہ اُن کے درد کی شکایت رفع کیا کریگی۔ اور عصر تک کے بعد ہر روز ایک اگربتی جلایا کریں۔ اور انا اعطینا پڑھا کریں۔ اور پنجہ کے قریب پانی میں دم کر لینا جس کو ہر شخص مسلم والمومن پی سکتے ہیں

قمر بنی ہاشم ورا، حجاب مخاطب ہے۔ الحمد اللہ المتفرد بالازل والابد والصلوٰۃ والسلام علی محمدؐ اول العدد وصاحب الابد و خاتم الصمد والہ الذین لا یقاس بہم من الخلق احد۔ قال اللہ تعالیٰ القرآن المجید والفرقان الحمید الطاہرۃ

اذا اراد شیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون۔ اس آیہ کے متعلق جو کچھ سن چکے ہو
اور جتنا بھی تم سمجھ چکے ہو وہ نفی سے بھی کم ہے۔ اور جو کتب میں مرقوم ہے
اور دوسرے مسلمانوں کی کتب صحاح ستہ اور تمہارے کتب اربعہ ہیں اور سوائے
اس کے ۹۲ کتب تمہارے اور ہے جس کو تم میں کسی نے فکر نہیں کیا اور نہ تمہیں
مل سکتی ہیں۔ سارے مسلمین اور شیعہ حقیقت میں معرفت امام کی کوئی فکر ہی
نہیں کرتے۔ تمہیں معلوم ہے کہ آیہ مذکورہ کا تجزیہ کیا جائے اور تمام اہل
زمین قوۃ ذہنی بیچ ڈالے۔ عمر ضائع ہو۔ اپنے ہاتھوں کو ضائع کریں۔ مگر احساس
نہ کر سکیں۔ حالانکہ قوۃ خمسہ کے علاوہ اور قوتیں بھی انکو دی گئی ہیں۔ معاش
اور معاد کے لئے۔ مگر معاش کی فراہمی و ترقی میں انسان فخر کرتا ہے کہ اتنی ترقی
و بلندی پر فائز ہوا۔ ایسے عالی مکانات و محل بنائے۔ مگر اس کے خلقت کا
دوسرا پہلو (روحانی) سوائے نفی کے کچھ بھی نہیں جب کچھ نہ کر سکا۔ تو دوسرا
راستہ (مایوسی) جو ظاہر ہے جیسا خداوند کریم فرماتا ہے لاتقنطو من رحمۃ اللہ
ان اللہ یغفر والذنوب جمیعاً (چھوٹا ہو یا بڑا) بشرطیکہ توبہ فوری کیجائے
تو پھر اس کی صفت کو اللہ، ھو الغفور الرحیم جوش آئے گا۔ ہاں رحمت
بھی سلام کرتی ہے جس کا وہ مستحق نہیں۔ مگر اس کے لئے تمکو کچھ نہ کچھ تدبیر کرنا
چاہیئے جیسا خداوند کریم یاد دلاتا ہے۔ وَاَن لیس الانسان الا ما سعیٰ
(۳۹) اور رفع مشکل کے لئے یہ راستہ بھی تبلادیا ان الحسنات یذھبن السیأت
~~۱۱۴~~ ھود اگرچہ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ رحمت خداوندی مایوسی کی نفی سے آغاز
کرتی ہے۔ اور قدرت کو شرم آتی ہے کہ تم مایوس ہو جاؤ جو مومن کا شیوہ نہیں
اور اس آیتہ شریفہ کا عمل ازل سے ابد تک جاری ہے۔ یعنے مخلوق ازل سے جاری
ہے۔ بس اب انکو حسنات پیش کرنا چاہیئے۔ واجبات میں اہم ترین حسنات
مودت اہل بیت ہے جس کے بغیر کوئی عبادت مقبول نہیں۔ معرفت کے
لئے چھوٹی سی چھوٹی حسنہ پیش کرنے پر بڑی ہو جاتی ہے۔ جب محب علی

اگر فقیر پیش کرے تو اس کے بڑے گناہ متوازن ہو جائے گا۔ (کیونکہ اس میں
اخلاصِ اطاعت نمودار ہوگی (یعنی توبۃ النصوح کا جلوہ) ایسی صورت میں اس کا
پلہ کا وزن بھاری ہو جائے گا۔ جس کے مقابل بہت کم لوگ آ سکتے ہیں۔ جو
بڑی سی بڑی نیکی پیش کریں۔ مثلاً ضربت علی کی مثال جو انس و جن کی عبادت
تا قیامت کے مقابل ہو تمہیں معلوم نہیں ایک مثال کی طور پہ ایک عزیمت من
کا پیش کیا کرنا۔ ولائے اہل بیت کا ثبوت جس کا قبول ہونا بڑے گناہ کا
متوازی ہو۔ مگر معرفت کے میدان میں فقدان نظر آتا ہے۔ انما امرہ
کے متعلق تمہارے اس تمیز کے لئے ایک وزنی مقام ہے۔ سرور عالم تشریف
لا رہے ہیں جن کے لئے زیارت پڑھ لی گئی۔ آج سے پہلے کہا گیا تھا کہ اہل علم
کا لبادہ چھین لیا جائے گا۔ ایک طوفان شرارت کے ساتھ نمودار ہو گیا تھا۔
عوام الناس سے بُری طرح موثر ہو چکے ہیں۔ ہمارے ساتھ راہ نمائی کا مدعی
بھی ہے۔ یہ مکر و فریب ان کو کہاں لیجا رہا ہے۔ جتنے چال چلتا ہے تمثیل
چیونٹی سے عمل شرک کر رہا ہے۔ لہٰذا اس عمل کے جرم میں لبادہ علم اس
سے چھین لیا گیا۔ اب اس کے ظاہری لبادہ علم سے عوام بھی۔
انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون۔ سبحان الذی
بیدہ ملکوت کل شیء و الیہ ترجعون۔ جب آپ نے یہ خطبہ
پڑھا تو بعض حاضرین نے کہہ اٹھے یا علی یہ تو تمہاری خدائی کے دعوے میں
نتیجہ اس طوفان کا کیا ہوا۔ اگر اس کو دیا جائے تم دیکھو گے۔ تو معلوم ہو
اگر یہ سنو گے تو بدعت سمجھیں گے جو ان کا پیر ہوا ہے۔ اس سے یہ دھوکے میں
مبتلا ہیں۔ معرفت حاصل نہیں کی بلکہ وہ مسلمین اسلام لانا چاہتے ہیں بلا معرفت
امام کے (مثل منافقین) جب کہ قدرت کہہ رہی ہے کہ جو کہ مرتا ہے بلا معرفت
امام تو وہ کافر کی موت پر مرتا ہے۔ ذاتیہ اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ ظاہر ہے ترجمہ
ان کا حشر کیا ہو گا جبکہ اپنے ابتداء میں فرما چکا۔ کنت کنزاً مخفیاً۔

فاحببت قلت الخلق لاعرف۔

جب امام مظہر صفات الہٰی کی ہی شناخت نہیں پیدا کی تو جس کو دیکھ نہیں سکتا اُس کو بندہ کیسے پہچانے۔ جب خود ساختہ رہبر وایجاد و عبادات نماز روزہ حج و زکوٰۃ وغیرہ کرے کیونکر قبول ہو سکتے ہیں۔ جہاں تم میں آیتہ ہی موجود نہ ہو۔ یا یوں سمجھو قدرت نے تدوین قانون قائم کیا۔ جس کی اتقبل تم سے چاہے کسی کو قبول کیا کسی نے منحرف ہوئے مثل آیہ شریفہ کو یقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض۔۔۔۔۔ اولئک ھم الکافرون (ھا النساء)۔۔۔

جب اسی طرح اپنا دستور قائم کیا تو تمہارا عمل قابل قبول نہیں ہوا۔ جس کو اپنے رائے کے مطابق غلط تاویل فرما تشاءون الا ان یشاء اللہ کرتے ہو۔ اگر یہ ہے تو تشاکرون سے کل مخلوق مسلم و غیر شامل ہے۔ تو پھر کیا کافر کا عمل بھی خدا کا منشا ہو (پھر جنت و دوزخ کا کیا ضرورت) پھر تقسیم مومن و کافر کی کیا ضرورت اسی طرح قرآن نا قابل عمل رہا۔ لہٰذا اہل اسلام تمہارے امتحان لیا جائیگے۔ اور ہم نے چھپائی تمہارے اور تمہارے پی پی سے کے اس معیار پہ آئندہ رزق و عمر میں اضافہ کیا (شکر اللہ) اس بیان کے بعد ازدیاد ایمان کے لئے تمہارے مدارج تمکو سنا دیں گے (حسب آیتہ ۱۱ احزاب) (۷۶ مریم)، حالانکہ تغیرات حالات ہوتے جاتے رہیں۔ اور ثبات قوم کا ضرورت ہے (اللھم افرغ علینا صبراً وتوفنا مسلمین ۱۲۶ اعراف) خبردار ہو جاؤ۔ جب انہوں نے کہا یا علی یہ تو تمہارے خدائی دعوے ہیں تو اس کے جواب میں قدرت نے اُن کے سمجھانے کے لئے کہہ دیا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ وہ بڑا قادر ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون بلند مقام والے کیلئے ایسے ہے جب کبھی اس کی طرف بیٹھے ہم معصومین نے رجوع کیا۔ اور اُن سے متعلق خدا چاہتا ہے۔ یہ تشویش کیوں پیدا کرتے ہو کہ ہماری حالت بیما فوری شفا کیوں نہیں ہوتی بلکہ یہ

معاملہ فوری ہونا چاہئیے ۔ جو کام اس کی پاس آیا یا آتا ہے اس کی تکمیل کے
۳ طریقہ ہیں (۱) کسی کام کی تکمیل میں طولانی مدت درکار ہے (۲) کسی کام
کے لئے تھوڑی مدت کی ضرورت ہے (۳) اور کسی کام کو فوراً انجام دیا جاتا
ہے (جو خاص امور آخرت کے متعلق رکھتے ہیں) اور اہل زمین سے متعلق ہیں
جیسے تمہارے ایجادات میں اسباب پیدا کر کے بعد برقی روشنی کے سامان
پیدا کر کے ایک ہی کنجی کے پھیرنے میں تمام مقام روشن ہو جاتا ہے چنانچہ
امام غریب خراسان کے متعلق تمہیں معلوم ہے کہ ایک بڑھیا کا بچہ مر گیا
تھا جس کے متعلق امام نے اسے پھیر دیا ۔ جس کو معروف کرخی نے کہا کہ میرے
سرکار و اسطہ دیکر اس کی قبر پر دعا کرائی ۔ چنانچہ وہ زندہ ہو گیا ۔ اس سے زیادہ
امرا ہی کا مثال مشکل سے ملیگا ۔ تمہارے بہت سارے کام ایسا ہو سکتے ہیں
جس میں صبر شرط ایمان ہے ۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۔

مطبوعہ
اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد

خطبہ ۲۱۱

مورخہ ۱۷ محرم ۱۳۷۹ھ ۲۳ جولائی ۱۹۵۹ء ساعت ۱۰-۵۵
تا ۱۱-۴۰ ساعت بمنزل جینائی بمقام لال ٹیکری

سرورِ عالم - امام المشارق والمغارب - قمر بنی ہاشم - عون بن علیؑ
سید علی داتا - سید علی احمد صاحب - کلیر - سید تاج الدین
ناگپور - خواجہ گلبرگہ - موسیٰ بن عمران - عیسیٰ ابن مریم - یوشع بن نون - ادریس - نوح - ابراہیم
آصف برخیہ - سلیمان بن داؤد - گیرتہ برائے تعزیت شہادت خامس آل ابا - ۲۷ داعیان اسلام
عون بن علی ورائے حجاب مخاطب ہے - مولا چند معروضات پیش کرنے کی اجازت دیجئے
(۱) خدیجہ بانو کے پیر میں سخت درد ہے - ارشاد - اُسے کہدو کھڑے ہو جاؤ۔
انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون - جھٹ کو کھڑے
رہو - دوبارہ وہی آیتہ شریفہ پڑھی گئی پھر جھکنے کا حکم ہوا - سہ بارہ کھڑے ہونیکا حکم
اور تلاوت آیتہ شریفہ کے ساتھ فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ والیہ
ترجعون کہکر جھکنا کا حکم ہوا - اسی طرح ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھ کر جھک دیا کرو۔
تکلیف موقوف ہو جائیگی - معروضہ (۲) دوسرا الذمیری میں جہاں ہم مقیم ہیں
ایک کمرہ ہے چین سے گزر نہیں ہوتا - ارشاد:- جب یہاں سے چلے جاؤ اس کمرہ
کے دروازہ پر اسد اللہ الغالب لکھدینا - اور بلند آواز سے کہدینا اسد اللہ الغالب
کا حکم ہے - اگر تم بلا کسی تکلیف دہی کے رہنا چاہتے ہو تو رہ سکتے ہو - اور اگر یہ تمہارے
آئین کے خلاف ہے تو یہاں سے نکل جاؤ - یہ حکم اسد اللہ الغالب کا تم کو جاتا ہے اور
انا اعطینا لہ کا ورد کثرت سے جاری رکھے - تابعین اسرار اس کے

جو مقرر کئے گئے ہیں اُن کی حالت کی درستی کے لئے اعانت کریں گے۔ روزانہ خوشبو پہونچائی جائے۔ کمرہ میں عود وغیرہ۔ معروضہ سوم۔ رشیدہ بانو کا علاج کہاں کرایا جائے۔ ارشاد۔ یہاں۔ معروضہ چہارم۔ ہمارے شوہر کا علاج اور وجد کا یکی یہاں تدبیر کیجائے۔ ارشاد جو علاج بتلائیں اس پر یقین کر کے عمل کریں۔ معروضہ پنجم۔ بچہ بھی بیمار رہتا ہے۔ ارشاد۔ وہ وہی اثر کی وجہ سے۔ جو ابلیسی اثر ہے کیا تم سے عہد نہیں لیا گیا تھا۔ کہ شیطان کی پیروی نہ کرو یعنی اس کے قریب نہ جاؤ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور جس کو ایک مدت کے لئے مہلت دی گئی ہے۔ مگر وہ انسانی اغراض کے بہانہ سے اپنا اثر ڈالکر اُن کو ڈبو چتا ہے البتہ معصوم حسب یہ آیتہ سورہ صافات اس سے مبرّیٰ ہیں۔ اسی طرح جو اصحاب یمین ہیں اُن پر اس کا غلبہ نہیں ہوتا۔ سوئے ان کے تمام پر وہ حاوی ہو جاتا ہے تمہارے قلوب کے استفہام کے موافق اس کی تنقیح کیجائے۔ اور انکو ابلیسی اثر سے روکا جائے۔ ذہنی۔ زبانی۔ اور عملی دلچسپیوں سے اپنے نفس کو روکا جائے جو خلاف شرع ہوں۔ بذریعہ مخالفت۔ لہ اور سورہ ناس کے) الحمد اللہ المتفرد با لازل والابد۔ والصلوٰۃ والسلام علی محمد اول العدد و صاحب الابد وخاتم الصمد وآلہ الذین لایقاس بہم من الخلق احد۔ اللھم صلی علی محمد وآل محمد۔ بعض مقامات پہ بشر افراط محبت میں غلو کرتا ہے جو قریب شرک و کفر کے ہوتا ہے۔ العظمت للہ رب العالمین۔ ہر صورت میں بندہ بندہ ہے۔ اور خدا خدا ہے۔ رب الارباب۔ اس میں کوئی وسوسہ شامل نہ ہونا چاہیئے کیونکہ حد غلو کرنا دشوار ہے۔ اس وقت یہ حدیث یاد رہنا چاہیئے۔ عبدی اطعنی اجعلک مثلی۔ بس نمونہ نمونہ ہے۔ اصل۔ اصل۔ اگر کوئی نمونہ کو اصل کے برابر سمجھے تو اس کا شمار دیوانہ میں ہو گا۔ ایسی صورت میں جانچ کر قدم اٹھانا چاہیئے۔ آج تمہارے سامنے یک آیہ فریدہ پیش کی جاتی ہے۔ علمائے اسلام نے لاکھہ کوشش پر آخر قرآن کو پارہ پارہ کر دیا ۹۱-۹۵ سورہ الحشر

- نگر سکے۔ باوجود علم وادراک کے کس لئے؟ اس لئے کہ صرف قرآن کو لے لیا۔ مگر
اہل بیت جو اس کے خازن وامین اور جنکو رسول نے اپنی آخری وصیت میں بیہ کر دیا تھا
انی تارک فیکم الثقلین۔ کتاب اللہ و عترتی ما ان تمسکتم بہما
لن تضلوا بعدی سے امت نے صرف اس کے ایک جزکو لے لیا ہے نتیجہ جس کا ۲۷
فرق ہو چکے۔ یہ ہوئی جس کا منزا حب آیہ $\frac{۳۸}{\text{مائدہ}}$ وقت آنے پر دونوں ہاتھ
کاٹ دیئے جائیں گے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
واذ قال ربک للملائکۃ انی خالق بشرا۔۔۔۔۔ ($\frac{۲۸}{\text{حجر}}$) فاذا سویتہ ونفخت
فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین $\frac{۲۹}{\text{حجر}}$۔ اس میں لفظ انی سے پتہ مذکر یا مونث کا نہیں
چلتا۔ اور کہنے والے رب ہے جس کی ذات احدیت بے مثل ہے جو بحیثیت خالق کے
مطلق کے کوئی شریک وعزیر و ضد نہیں رکھتا۔ البتہ کسی ذریعہ سے خالقیت کا عمل
میں ہو جب اس کے حکم مطلق آتا ہے مگر خالق حقیقی وہی کہلاتا ہے (جس کو وہ اپنی
کتاب میں سورہ زمر میں یوں فرماتا ہے اللہ خالق کل شئی وھو علی کل
شئی وکیل نیز آیہ $\frac{۱۹}{\text{انعام}}$ (رکوع ۶) اور جس کی صراحت میں یوں ہے مولانے اپنے خطبہ ۱۹۱
مورخہ ۳ ربیع الثانی میں فرمائی ہے۔ اور اسی طرح دنیا میں حق کو ثابت وقائم کرنے
کے لئے اپنے فریضہ میں یون فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفہ یہ حکم بھی
ازل سے ابد تک کے ہے اور جس کو رسول نے حین حیوۃ میں امت کو یوں یاد دلایا۔
علی مع الحق والحق مع علی۔ پھر آگے جا کر خبر دیتا ہے فاذا سویتہ ونفخت
فیہ۔ یہاں "اذا" قبل صیغہ ماضی سے آکر اس کے معنی مستقبل بنا تا ہے۔ اور
سویت ونفخت فعل مادی کا تعلق کا پتہ دیتا ہے۔ جو فعل غیر ضد ہے)
اور ذات احدیت اس فعل مادی سے بری ہے۔ نہ کبھی کے مثل مذکر مونث کے
اور اسی وجہ سے مولا نے۔ اپنے خطبہ ۲۰۷ میں مشارق الانوار میں فرماتے ہیں ـــ
انا النور الذی۔ واقتبس موسیٰ منہ الہدی $\frac{۲۸}{\text{مریم}}$ انا صاحب الصور
انا مخرج من فی القبور انا صاحب یوم النشور ($\frac{۳۵}{\text{مریم}}$) انا صاحب النوح والجبیہ

انا صاحب ایوب المبتلوا وشافیہ انا اقمت السموات بامری ربی ۶۵
انا صاحب ابراہیم - انا سر الکلیم - انا الناظر فی الملکوت الاکبر
فالحی الذی لا یموت - انا ولی الحق علی سائر الخلق - انا الذی
اقالا یبدل القول لدی - وحساب الخلق الیّ انا المفوض الی امر
الخلائق - انا خلیفۃ اللہ الخالق انا سر اللہ فی بلادہ —
وحجتہ علی عبادہ - انا امر اللہ والروح لما قال سبحانہ) - اب
قواعد عربی کی رو سے ثابت ہوا کہ مادیات کا بنانے والا خدا نہیں ہوسکتا اور چونکہ
ومحیط بے شکل ومحاط وصفات مخلوق نہیں ہوسکتا - پھر انہوں نے نور کو پیدا کیا
جو محاط ہو اور حامل صفات کما یلیق باری تعالیٰ بھی ہو - اور وہ کارندہ قدرت
الہی ہیں (یہ سب کچھ علی علیہ السلام کے عمل سے جس کی تصدیق اس نے اپنی کتاب میں
یوں فرمائی - ان ہذا کان لکم جزاءً وکان سعیکم مشکوراً ۲۲ دہر
باوجود علم قواعد عربی کے جان بوجھ کے حقیقی ترجمے سے گریز کیا - تاکہ حق پوشیدہ رہے
جس کے سبب ۷۳ ٹکڑے اسلام میں پیدا ہوسکتا ان حق کا کلمہ (۱۵۹ پ ۱ بقرہ) جس کی وجہ منافقات
مجروح ہو کر رہ گئے - عوام گمراہی میں تباہ ہوئے

گر دیانت داری مفقود ہے اور جس کے سبب نجات و درجات عالیہ کا
جو وعدہ ہے نا ممکن - والذین لا ما انا ہم راعون مؤمنون والذین علی
صلوٰتھم یحافظون ۹ پ اور اسی طرح اپنی رائے سے تفسیر کردی - چنانچہ
فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کو اس طرح سے کیا جہاں تم رخ کرو وہی خدا کا
کا رخ ہے (یا قبلہ)

خدا جسم وجسمانیت سے بری ہے - خدا رخ - وجہ اللہ تو اس کے ہم اگر د
عالمین سے ہیں - جنکو مرکز ہدایت ٹھہرایا ہے - جیسے فرماتا ہے - فمن تبع ہدای
فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۳۸ بقرہ اور ساتھ ہی ان لوگوں کا حشر جو ان کی ولایت
کا انکار کریں گے یا ان کی تکذیب کریں گے اس کے بعد کی آیت شریفہ میں بتلایا گیا ہے

اور ساتھ اُن لوگوں کا حشر جو اُن کی ولایت کا انکار کریں گے اس کے بعد کی آیہ بتلایا گیا
تو چینائی تم کو بسی

شکر گزار ہونا چاہیے من لئن شکرتم وانا س لتو بیتہا کما اللہ یقینا مولا سیروچشم
اور اسی طرح ہادی البشر کے لئے جو زندہ ہے فرماتا ہے انہ لحق مثل ما انکم تنطقون
۲۳ - پھر اس کا اطلاق کتاب پر خدا پہ کیسے ہو سکتا ہے جس کے لئے فرماتا ہے ھذا
کتابنا ینطق علیکم بالحق جو تم کو چینائی سنا دیا گیا ہے - اتنا وقت تم گوارا
نہیں کرتے - ورنہ ہم تم کو دن رات سنا سکتے ہیں تم برداشت نہ کروگے - اما الذی
سویت ونفخت - علی کے سوا کوئی کہنے والا تو آجائے مقابل میں - اس پر کافی
غور کرو ایسا نہ ہو لوگ تم کو نصیری کہدیں (حسین بخش) اسلام کے پہلے ہی زبان عربی
کے قواعد درست کر دیئے گئے تھے تاکہ اس قواعد کے موافق وہ سمجھیں سبحان ربک
رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

مرزا جعفر کے تعلق کیا ارشاد ہوتا ہے - ارشاد اس کے لئے ایک چیز تجویز
کیجاتی ہے روپیہ ایک دو جسقدر اسے روزانہ ضرورت ہے مبین کو دے وہ اس پر
پڑھ کر اسکو واپس کرے اس کی حفاظت کیجائے - پھر ہفتہ میں واپس کر کے اس پر پڑھا جائے
اُسے خرچ نہ کیجائے - یہ حالت تین ماہ تک جاری رہے بعد اس کی مالی حالت
درست ہو جائے گی -

احمد حبیب کی حالت سر کے درد سے اور بعض اوقات قی ہو جاتی ہے - علاج سے
بیزار ہے - مہدی بیگم علاج کر رہے ہیں - ارشاد ان کو تین دانہ پر بسم اللہ
کی انگلی سے لکھ کر روزانہ استعمال کیا کریں - خدیجہ بانو کا معروضہ ہے کہ اگر پہلی
پانچ شنبہ ارشاد دیکھ نہ ہو سکے - ارشاد دوسرے کو ہاتھ کر لیں - ورنہ دوسرے پنجشنبہ
کو ایسا کرے تیسرے کی نوبت نہ آنی چاہیے زیارت جامعہ پڑھی ختم -

خطبہ ۲۱۲

مورخہ ۱۳ راگست ۱۹۵۹ء م ۷ رصفر ۱۳۷۹ھ یوم پنجشنبہ
ساعت ۱۱ تا ۴/۱۱ - بمکان چینانی لال ٹیکری

امام المشارق والمغارب - اسداللہ الغالب - قمر بنی ہاشم - عون بن علی شبیہ پیغمبر - سید معین الدین اجمیری - سید علی داتا گجرات - غالب شہید - منصور شہید سلیمان بن داؤد شہید ثانی آگرہ - مخدرات عصمت - بانو مجیم - اُم سلمہ بیگم بنت الحسین معصوم قم - سلیمان بن داؤد - سیدہ رحمت اللہ بعد سجدہ تعظیمی زیارت جامع حسب عادت پڑھی گئی - عون بن علی فنٹک حجاب مخاطب ہیں - مولا ! کئی معروضات پیش گاہ منتظر اجازت ہیں - ارشاد - بیان ہو -

(۱) خدیجہ بانو آپ نے جو تجویزیں اُن کے اندھیرے مکان کے کمرہ کے متعلق فرمائی ہے - اسکو سائکل بلحاظ کرم آسان ترکیب چاہتی ہے - ارشاد - اپنے مکان کے حدود اربع قلم سے کھینچ کر ہمیں کو دے -

(۲) رضیہ بنت زریبہ بانو کو حالت سکون میسر نہیں - نہ مزاج میں خوش روی - ارشاد - اُسے تھوڑا سا پانی داؤد سے پلایا جائے روزانہ

(۳) ہمشیرہ مریم بانو کو کبس صفرہ میں پتھر آنے کی وجہ بہت تکلیف ہو رہی ہے - ارشاد - عاشور خانہ سے پانی پرالحمد کا دم کر کے ایک کنکر نمک کو چاقو سے چند الحمد اللہ کا دم کیا جائے دو ٹکڑے کئے جائیں - صبح و شام ہر ایک کو پانی میں گھول پر پلایا جائے چند روز

(۴) نقب کے متعلق وہ چاہتے ہیں - ارشاد پنجہ آہنی سے کام لیا جائے

(۵) اگر فاطمہ بانو آمادہ ہے تم احد ہیں وہاں جاؤ - اگر وہ بیمار آتی ہے

عمل ہو جائے گا۔ مگر خوف نہ کرنا چاہیے۔

(۶) سر پر خدیجہ بانو کے تھوڑا چنبیلی کا تیل ملا کریں۔ اور عاشور خانہ کا پانی پیا کریں۔

(۷) زہرہ بانو کی شکایت کے لئے عورتیں تین روز سے ۳-۴-۵ روز دو بادام کی چھال نکال کر یہ توتی کر کر کھایا کریں۔

(۸) مشرف پیر و جی اثر ہونے کی وجہ جسمی سے علاج کرایا جائے۔

(۹) عبدالرسول کے فرزند کو پانچ پنجشنبہ آنے کا حکم تھا۔ مگر نہ آئے۔ روزانہ عاشور خانہ کا پانی پینا اور منہ میں اکیتا قطرہ پانی کا ڈالا کر خشک رسی پر لٹکانا

(۱۰) نور محمد بھائی کا معاملہ کاروبار میں ہو جائیگا۔

(۱۱) پاشا بیگم کا حادثہ سنکر ہر روز، دن تک نوحہ پڑھنے کا حکم ہوا۔ سب سہولت باقی رہے گی پہلے روز مجاور نوحہ پڑھے گا۔ سکینہ بنت الحسین ساتھ رہے گی مجاور کا کیا توجہ رکھی ہے۔ اس کا احساس نہیں۔ سخت گریہ جاری ہوا۔

الحمد للہ المتفرد بالازل والابد والصلوۃ والسلام علی محمد اول العدد وصاحب الابد خاتم الرسل وآلہ الذین لا یقاس بہم من الخلق احد

اصل بیان شروع کرنے سے پہلے جس صاحب کے نام سے پنجہ منسوب ہے اس کے شرب و منزلت پیش پروردگار کا اندازہ قرآن میں دو جگہ (۱) بقرہ ۲۰۷ (۲) (۹) الدہر ۲۲ سے بیان ہے جو خدمت محض وجہ اللہ سب مالک ہے مرضات اللہ پر قائم رہے (یہ عمل اس کا ازل سے ابد تک جیسو ومقاع سے واضح ہے۔

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ — واللہ رؤف بالعباد — خدا خود گواہی دیتا ہے ان کا خالص نیت ہو جانا ہو یقینی تحقیق

۹ تا ۲۲ پ ال انٓ جس میں کل ۱۴ افراد بوجہ ایک نور کے شامل ہیں اور یہ عمل بھی ازل سے ابد کا ثبوت دے رہا ہے۔ اُن کی مدحت مقبول درگاہ الہی ہونے پر اُن کو انبیا مثل بنا دیا جس کا تم کو وہم بھی نہیں۔ ۱۴، ۷۔۳، ۷ ال عمران جیسے مجلسی کے زمانہ میں جس کے نزدیک ۔۔۔ عالم ایسے تھے جن کو جس نے درجہ اجتہاد پر پہونچایا تھا۔ مگر محک امتحان میں اُن کا علم مادیات سے زیادہ ثابت نہ ہوا اور کچھ اون کو کام نہ آیا۔ کیونکہ معرفت نہ تھی امرِ الہی کو سمجھ سکے۔ (آج بھی وہی حالت ہے) جس کو خدا نے اختیار حاصل ہے وہ مختار کا ئنات ہونے کی دولت چاہے جیسے شمہ اختیار امر جس پر کافی بھروسہ ہو عطا کرے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۸۰ نسا ایسا شخص رسول کی اطاعت کو خدا کی اطاعت سمجھتا ہے اور یہ اسوقت ہو سکتا ہے جب اُسے کامل یقین ہو وما ینطق عن الہوا ہے۔ بعنوان اُخری جب کہ یقین ہو اُسے اپنی جان سال گیرلٹ دیا نہ دنیا کی طمع میں بلکہ خدا کی خوشنودی کے تحت۔ پھر ایسی ہستی کے ساتھ محبت و اطاعت عین محبت و اطاعت خدا ہے، جس کے متعلق قدرت خود گواہ دے رہی ہے۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ۔ ان اللہ کان علیما حکیما ۳۰ پ ال انٓ یہ بزرگوار عبدی اُتینی لاجلک کی فتشلی کے مصداق ہیں۔ گو خطاب تمام مخلوق سے ہے مگر اس کا تعلق ارباب عالین سے ہے۔ جو ہرگز کسی وقت دائرہ قرب الہی سے باہر نہیں۔ اور جب عمل اپنا بنایا آدم سبیہ کیے گئے۔ قدرت کے رعایت کتنی۔ خدا رب العالمین تو اس کا شبیہ و ملا رسلنک الا رحمت اللعالمین۔ اسطرح مثل کا وعدہ پورا ہو گیا کیونکہ وہ قدم سے عالم صورت میں نہیں آسکتا۔ لہذا کوئی اور غیر خدا ایسا ہو جو مخلوق ہی ہو اور خدا کے اختیار کو خدا کی خوشی کے موافق انجام دے جب ان کو محک امتحان میں ایسا پایا پھر جس کے عطائے صفات کا یہ رتبہ کیا جانے بس بنایا انکی لبشر و نمونہ مثل ہے یہی بنایا انکو جنب اللہ انتہا کو قربت عطا کرے وجہ کے عدد ملے نیر ہو علی ان الفضل اللہ واللہ ذوالفضل عظیم ۔ ۳ ۔ اسی طرح یہ چودہ نور فضل الہی کے مختار ہو کر خوش قسمتی امت ہمارے نبی کی۔ ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطان الا قلیلا ۸۳ نسا) اسی طرح مرتضی اللہ ہو کر علی و سلیہ خدا بنا و ھو علی العظیم جس کر آسے اتنا محبت و اطاعت

خطبہ ۲۱۳

مورخہ ۲۱ - صفر ۱۳۷۹ھ م ۲۷ اگست ۱۹۵۹ء انتظار کرنے کے بعد جبکہ
وہ تشریف نہ لائے روز ۲۲ صفر ۹ بجے مکان میں - میں حاضر ہوکر خلاصہ بیان
جو وہاں ہوا - حسب ذیل ہے - مبین حامل سورہ والنجم وراء حجاب
امیر عرب - چنیار! لك الفداء - مبین کے ساتھ جو ظلم بجانب سادات
زیدیہ ساکنان دارالشفاء و اطراف ہو رہے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں - ان کا اندازہ
تم کو نہیں معلوم اور جو انتقال کر گئے ہیں ان کی حالت اس وقت کیا ہے
اس کا بھی علم تم کو نہیں - سوائے ہمارے کسی کو علم نہیں ۵/۸ احزاب نکاح میں
سوا شوا ابیان کے کسی اور چیز نہیں - فانکحوا ما طاب لکم ۳ -
نیز البقرہ ۲۲۱ - پھر اس کو برسر ممبر اور وقت میں اذاع کرنا اور سحر ساحر
کرکے مجنون گردانتا اور انواع اقسام کے مصائب میں مبتلا کرنا یہ چال
بنی امیہ کی ہے - جس کو خدا نے رسول کو حالت غنودگی میں دکھایا ۶/۶ بنی اسرائیل
اور ایسے عمل تا آخر دم ہوتے رہیں گے - جس سے ہم بے خبر ہیں - اب
اس پرستی ہونے کا بہتان دھرتے ہیں - تاکہ عوام الناس میں وہ حقارت
سے دیکھا جائے - معروضہ متعلق مجاور مدینہ منورہ کی اشاعت آیا اس کو
ان خطبات میں شائع کیا جائے - ارشاد چونکہ بعض اہل سنت والجماعت
کو ان میں شک ہے مناسب نہیں -

تم صاف کہہ دو جو اشخاص ذات امیرالمومنین پر تیقن رکھتے ہیں
صرف وہی ان بیانات میں حاضر ہوسکتے ہیں -

۲- معروضہ - مولا کیا حروف قرآن شریف حسب اشاعت مدینہ منورہ مٹ جائیں گے - ارشاد - اگر ایسا نہ ہو تو حقیقی قرآن جو مہدی آخرالزماں لائے گا - اسکی تصدیق کیونکر ہو گی - اس کا نزول حروف ہجی کی بنا پر ہوا تھا - جس کا اوّل سورہ اقرا تھا - جس کو بقرہ سے شروع کیا گیا اور جو تحریفات اس میں ہوئے ہیں وہ حقیقی قرآن میں نہ رہیں گے نہ موجودہ بگڑی ترتیب - تم پانچ نسخہ جات موجودہ قرآن کے جو نہ بڑے تقطیع کے ہوں اور نہ چھوٹے بلکہ بین بین جو پیر و جوان پڑھ سکیں - آسانی سے اُن کو مقابل پنجہ جو ہر ماہ کے پنجشنبہ میں ایستادہ کیا جاتا ہے رکھو -

مولا - گر جب حروف مٹ جائیں گے - ارشاد - پھر ہم کس لئے ہیں
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا وَاِنَّا لَهٗ حَافِظُوْنَ ۱/۴

اصل میں ھٰذَا صِرَاطٌ عَلِیٌّ مُسْتَقِیْم تھا [۱] جس کو صِرَاطُ عَلَیَّ کر دیا -
یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ ھَرْکُوْنِیَ تُحَشَّرْ - اسی طرح آیہ تطہیر کو غیر موضوع پر رکھا - آیندہ سے بیانات ہر ماہ میں صرف پنجشنبہ اوّل کو ہوں گے - ساعت ۱۱ بجے تین ماہ تک - اگر تمہاری قوم کو تیقن ہوتا جیسے تم کو حاصل ہے وہ بھی ان کے دشمن بن جاتے - خدا حافظ

خطبہ ۲۱۴

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۵۹ء مطابق ۶ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ پنجشنبہ
۸ لغایت ۱۱-۲۵ - بمنزل چیپائی -

سرور عالم - امام المشارق والمغارب - اسد اللہ الغالب کل غالب علی ابن ابی طالب - قمر بنی ہاشم - عون بن علی - حر ریاحی، حبیب بن مظاہر، زہیر بن قیس - عقیل، مسلم، شبیہ پیغمبر، سلیمان بن داؤد، ذوالنون سید علی گجرات - علی احمد صاحب کلیر، معین الدین اجمیری، گیسو دراز، آصف برخیہ - محمد شاہ جیا، زعفر جنی، عون بن علی، شہداء مخاطب ہے - بعد سجدۂ تعظیمی زیارت جامعہ حسب عادت پڑھی گئی -

مولا - معروضہ متعلق زہرا بیگم، رفع ضعف کے لئے بادام پر یاقوتی نقش کرنے کے لئے ارشاد ہوا تھا - آیا سم خیاط سے کیا جائے ہاں جیپائی اور فاطمہ! لَكَ الْفِدَاء - تمہارے بچے کے بیمار ہونے کا سبب تمہیں معلوم ہے - مولا آپ کو روشن ہے - ارشاد - اُسے یہاں بیانات میں آنے سے جھکایا گیا تھا - اس پر اس نے اعتراض کیا - اور مدت تک اثر نہیں لیا - جس پر وہاں سفلی طریقہ سے اس پر کارروائی کی گئی - جس کا اثر تمہارے لڑکے پر یہ ہوا کہ وہ بھڑک اٹھا - غیر معمولی طور پر - لیکن اس کا تدارک مبین کے ذریعہ سے کروا دیا گیا - اور جس نے ایسی حرکات کی تھی اس کو کافی طور سے سزا میں مبتلا کیا گیا - ذوالنون کے شرکت سے جو بدرجۂ اشد تھا - اب تم ایک فربہ مرغ ہم اس کے رنگ کا ذبح کر کے مستحق کے

حوالے کردو۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ المتفرِدَ بالأَزلِ والاَبَدِ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مُحَمَّد اولِ العَدَدِ وَصاحبِ الاَبَدِ وخاتم العَمَدِ و آلہ الذِیْنَ لَا یُقَاسُ بِھِمْ مِنَ الخَلقِ اَحَدٌ۔ آج سے پہلے کے بیان پر بہت سارے چیزیں چھوٹ گئی ہیں۔ جس کا نتیجہ مفقود معلوم ہوتا ہے۔ مولا اس کا تدارک کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جس کے لئے ندامت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور آج سے اس حدیث عبدی اَطِعنِیْ اَجعلکَ مِثْلِی کی تفسیر کی جائے گی۔ ایسے وضاحت کے ساتھ کہ آج تک نہ سنی گئی ہوگی۔ اے میرے بندے میری اطاعت کرتا کہ میں تجھ کو میرے مثل بنا دوں۔ مثل کے معنی بعض نسوان نہیں سمجھتے ہیں۔ ان کو سمجھانا تمھارا کام ہے۔ ایسے بنیانات تم کو چھپائی ۔۔ ۳۰ مقام پر ملیں گے۔ وہ آسانی سے نہیں جیسے اب تک ہوتے رہے۔ بلکہ ایک آیہ سے اس کی کنجی لے کر دوسرے مقام کا پتہ چلانا ہوگا اور یہ بہت اہم ترین مقام ہے اور اس پر ٹھیک ٹھیک وضاحت کے ساتھ غور کرنا ہوگا تاکہ حقائق مذہب میں کافی دخل ہو۔ مثل کی معنی ذات اَحدِیَّت نہیں جیسے ایک ملک کا حاکم ہوتا ہے۔ جو اقتدار اعلیٰ مجازی کے طور پر حاصل کیا ہے۔ عوام الناس اسے حقیقی سمجھتے ہیں۔ گو کہ وہ عارضی حاکم ہے۔ بعد فنائے کل جب لِمَنِ المُلکُ الیَومَ کی صدا عالم قدس سے کے لئے جاری ہوگی۔ اس کا جواب لِلّٰہِ الوَاحِدِ القَھَّار۔ منجانب ایسے گروہ سے ہوگا جو عالمین سے معروف ہیں اور جن کو ہلاک نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کے سوال مقدس پر جواب دینے کے لئے باقی رکھا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام خلائق کو دوبارہ زندہ اس جواب کے بعد کیا جائے گا۔ اس کا ثبوت یوں ملتا ہے۔ آیۂ شریفہ کُلُّ مَنْ عَلَیھَا فَانٍ وَّیَبقیٰ وَجہُ رَبِّکَ ذُوالجَلَالِ وَالاِکرَامِ ۲۷ رحمٰن

یعنے کل مخلوق فانی ہو جائے گی۔ مگر وحدت کے جواب کے لئے اس کے وجہ
کو ۱۴ ا۔ افراد عالمین باقی رہیں گے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ رب اور ہے اور وجہ رب
اور ہے۔ غور کرو۔ منجملہ (۷۰) اسرار کے علم الاعداد بھی ایک ہے صرف وہی
لوگ اس علم الاعداد سے خارج کرسکتے ہیں۔ جو ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔ ایسی
حالت میں عوام کیا سمجھ سکتے ہیں؟ اور جب توجہ سے سنتے ہیں تو سمجھ سکتے ہیں۔
ورنہ عوام کہہ اٹھتے ہیں کہ غلو کرتا ہے۔ مثل کو یعنی بیان کرنے میں۔ یہ بندہ کہتا ہے
کبھی تو عبدیت میں اور کبھی احدیت میں نظر آتا ہے یہ وجہ ہے اس نے
فرمایا۔ میں جہاں نہیں ہوں اور وعدہ کرنے والا کہ گذرے تو بدن اس کا شل
ہو جائے۔ یہ سند کے لئے کافی ہے (احدیت میں اس وقت آتا ہے جب
عوام نعمت اسلام سے بے بہرہ تھے ان کو اسلام میں داخل کرنے کو معجزہ
مثلاً در خیبر کا اکھاڑنا جو انسانی قوت سے باہر تھا بلکہ منجانب اللہ قوت
حاصل کی۔ بتلایا اور اپنا قرب و منزلت ثابت کیا اور عبدیت میں جب آئے
جب کفار کو نو مسلم بنا کر چکے امتحان میں ڈالا گیا اور جانچا آیا ان کو معصوم سمجھ کر
خلیفہ خدا حقیقی سمجھتے ہیں یا نہیں۔ ان سے سرکشی کرکے مثل ابلیس ان کے
مقابل کھڑے ہوتے ہیں۔ گو یا خدا سے سرکشی کا انجام مثل ابلیس دیکھا) وہ
بین جو ہمارے طرف سے مقرر شدہ ہیں۔ آج تک مثل ہمارے نہ ہوئے تو
کیا وہ علی کے مثل ہی ہوسکتے ہیں۔ پھر غیر کا سر مثل سر محمد و علی ہو سکتا ہے۔
جس حالت میں وہ بدن سے علاحدہ کیا جائے۔ زید کو زید نہیں کہہ سکتے۔
جب اس کی روح بدن سے جدا ہو جائے بلکہ اس کو مردہ کہیں گے۔ یہ حالت مساوی
معصوم کی نہیں (جہاں پر حسین تلاوت قرآن کیا وجہ ربک کی حیثیت تھی ہر چیز
زندہ ہے۔ مانو یا نہ مانو وہ بات صادق آنیوالی وجہ ہے
تفریق ہو جائے گی کف افسوس ملنا پڑے گا۔ یَا حَسْرَتَا عَلٰی مَا فَرَّطْتُ
فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِیْنَ۔ جنب للّٰہ بلحاظ عبدیت

کے کہا گیا ہے۔ اور کبھی بہ لفاظ مظہر صفات الوہیت یہ کہا گیا۔ هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔
حقیقت یہ ہے کہ ایک بادشاہ ہوتا ہے وہ سب کام خود نہیں کرتا۔ بلکہ ایک نائب مقرر کرتا ہے۔ مالک کی تنظیم میں مالک شریک نہیں ہوتا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا کہ خدا معطل ہو گیا۔ (کیا تجلی ذات ثبوت تجلی هو الله احد نام تو نقش نگیں امر الله الصمد۔ لم یلد۔ ما در تجلی ولم یولد۔ چوں تو لم یکن بعدازو واحد مثلہ کفواً احد) یہ غلو نہیں۔ بلکہ یداللہ کہہ کے۔ اپنی قدرت کی شان اس کو عطا کی۔ جنب اللہ کہہ کے اس کی عبدیت کا تقرب بتلایا۔ بس اس طرح ید کا خالق و پہلو کا صانع اپنے مظاہرہ کا اسے منظم مقام پر قائم کیا۔ ورنہ خدا کو بلاؤ۔ انجام وہی کار کے لئے۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ـــــ ۳ بار۔

نمبر	سورۃ	آیات	نمبر	سورہ	آیات	نمبر	سورۃ	آیات	نمبر	سورۃ	آیات	نمبر	سورۃ	آیات
۱	الحمد	۵	۱۰	بقرہ	۱۵۲	۱۹	بقرہ	[illegible]	۲۸	بقرہ	۲۷۳	۳۷	آل عمران	[illegible]
۲	بقرہ	۱۰۵	۱۱	″	۱۵۵	۲۰	″	۲۰۸	۲۹	″	۲۷۴	۳۸	″	۱۶۰
۳	بقرہ	۲۱	۱۲	″	۱۶۸	۲۱	″	۲۱۲	۳۰	″	۲۷۸	۳۹	″	۱۶۲-۳
۴	″	۲۵	۱۳	″	۱۷۷	۲۲	″	۲۱۳	۳۱	آل عمران	۶	۴۰	″	۱۶۹
۵	″	۳۸	۱۴	″	۱۸۳	۲۳	″	۲۱۴	۳۲	″	۱۴-۱۵	۴۱	″	۱۸۶
۶	″	۶۰	۱۵	بقرہ	۱۸۶	۲۴	″	۲۱۶	۳۳	″	۱۹	۴۲	″	۱۹۰
۷	″	۱۲۳	۱۶	″	۱۸۹	۲۵	″	۲۵۶	۳۴	″	۹۶	۴۳	″	۱۹۵
۸	″	۱۲۸	۱۷	″	۱۹۷	۲۶	″	۲۶۲	۳۵	″	[illegible]	۴۴	″	۲۰۰
۹	″	۱۵۳	۱۸	″	۱۹۸	۲۷	″	۲۶۹	۳۶	″	[illegible]	۴۵	النساء	۷-۸

۹۰ ۹۱	نحل	۱۳۴	۱۱۹	[illegible]	۱۱۲	۴۰ ۴۳	توبہ	۹۰	۷۳ ۲	سورہ انعام	۶۸	۷۹	نساء	۴۶
۷ ۹۶	〃	۱۳۵	۱۲۳	〃	۱۱۳	۴۳	〃	۹۱	۳۲۱ ۷	〃	۶۹	۱۰۳	〃	۴۷
۱۱۰	〃	۱۳۶	۲۴	یوسف	۱۱۴	۵۱ ۵۹	〃	۹۲	۳	اعراف	۷۰	۱۳۴	〃	۴۸
۱۱۳	〃	۱۳۷	۷ ۲۴	〃	۱۱۵	۲ ۷۰	〃	۹۳	۹	〃	۷۱	۸ ۱۶۴	〃	۴۹
۸ ۱۱۷	〃	۱۳۸	۳۴	〃	۱۱۶	۹ ۸۸	〃	۹۴	۲۶	〃	۷۲	۲	مائدہ	۵۰
۸ ۱۲۵	〃	۱۳۹	۴۲	〃	۱۱۷	۱۰۰	〃	۹۵	۳۱	〃	۷۳	۵	〃	۵۱
۱۸-۱۹	بنی اسرائیل	۱۴۰	۵۲	〃	۱۱۸	۱۰۲ ۹۲	〃	۹۶	۳۵	〃	۷۴	۶-۸	〃	۵۲
۴ ۳۱	〃	۱۴۱	۵۳	〃	۱۱۹	۶۳	〃	۹۷	۶ ۹۳	〃	۷۵	۱۲	〃	۵۳
۵۳	〃	۱۴۲	۷ ۵۱	〃	۱۲۰	۱۰۵	〃	۹۸	۱۲۸	〃	۷۶	۱۶	〃	۵۴
۷-۸	کہف	۱۴۳	۱۰۸	〃	۱۲۱	۲ ۱۱۱	〃	۹۹	۷۲ ۱۲۹	〃	۷۷	۲۷	〃	۵۵
۹-۱۲	〃	۱۴۴	۴ ۲۲	رعد	۱۲۲	۳۱ ۱۱۹	〃	۱۰۰	۱۹۶	〃	۷۸	۲۵	〃	۵۶
۳۸ ۲۸	〃	۱۴۵	۹ ۲۸	〃	۱۲۳	۸ ۱۲۷	〃	۱۰۱	۱۹۹	〃	۷۹	۵۵-۶	〃	۵۷
۴۶	〃	۱۴۶	۳۱ ۴۰	〃	۱۲۴	۳ ۶۲	یونس	۱۰۲	۲-۳	انفال	۸۰	۶۶	〃	۵۸
۱۲-۱۳	〃	۱۴۷	۲۵	〃	۱۲۵	۱۰۳	〃	۱۰۳	۶ ۱۵	〃	۸۱	۷۷	〃	۵۹
۳-۹	مریم	۱۴۸	۱۲ ۱۱	ابراہیم	۱۲۶	۱۱-۱۳	ہود	۱۰۴	۴۴	〃	۸۲	۹۲	〃	۶۰
۲۶ ۳۳	〃	۱۴۹	۴ ۲۵	〃	۱۲۷	۱۵	〃	۱۰۵	۹ ۲۷	〃	۸۳	۱۱-۱۲	〃	۶۱
۴۴ ۴۱	〃	۱۵۰	۴ ۴۳	〃	۱۲۸	۳۸	〃	۱۰۶	۳۷ ۱۳۷	〃	۸۴	۱۴-۱۸	سورہ انعام	۶۲
۴ ۵۲	〃	۱۵۱	۳۵	〃	۱۲۹	۴۳	〃	۶۹ ۱۰۷	۶۹ ۲۹	〃	۸۵	۳ ۵۳	〃	۶۳
۶ ۵۵	〃	۱۵۲	۱۷	نحل	۱۳۰	۴۹	〃	۱۰۸	۷۳	〃	۸۶	۸۳	〃	۶۴
۸ ۵۷	〃	۱۵۳	۲ ۱۴	〃	۱۳۱	۵۶	〃	۱۰۹	۷۴	〃	۸۷	۸۳	〃	۶۵
۴ ۴۱	〃	۱۵۴	۷۷	〃	۱۳۲	۸۸	〃	۱۱۰	۶ ۱۳	توبہ	۸۸	۹۳	〃	۶۶
۷۲	〃	۱۵۵	۸۹	〃	۱۳۳	۵ سورہ ۱۱۲	〃	۱۱۱	۱۸	〃	۸۹	۹۹	〃	۶۷

۱۵۶	مریم	۸۷	۱۷۸	انبیا	۱۰۵، ۶	۲۰۰	نور	۵۵	۲۲۲	احزاب	۲۳، ۲۴	۲۴۴	ص	۳
۱۵۷	〃	۹۶	۱۷۹	حج	۴	۲۰۱	〃	۵۶	۲۲۳	〃	۳۳، ۳۴	۲۴۵	〃	۲۸، ۹
۱۵۸	طٰہٰ	۸	۱۸۰	〃	۳۲، ۳۳	۲۰۲	〃	۵۸	۲۲۴	〃	۳۵، ۳۶	۲۴۶	〃	۳۵، ۶
۱۵۹	〃	۱۴	۱۸۲	〃	۳۴، ۵	۲۰۳	فرقان	۱۵، ۱۶	۲۲۵	〃	۵۷	۲۴۷	〃	۴۶، ۴۷
۱۶۰	〃	۸۰	۱۸۲	〃	۳۷	۲۰۴	〃	۱۸	۲۲۶	〃	۷۰، ۷۱	۲۴۸	〃	۸۳
۱۶۱	〃	۸۳، ۸۲	۱۸۳	〃	۳۵، ۴۴	۲۰۵	〃	۳۰	۲۲۷	〃	۷۲، ۷۳	۲۴۹	عنکبوت	۱۰۲، ۳
۱۶۲	〃	۱۰۱، ۱۰۰	۱۸۴	〃	۵۲، ۴	۲۰۶	〃	۲۴	۲۲۸	سبا	۴	۲۵۰	〃	۶، ۷
۱۶۳	〃	۴، ۱۲۳	۱۸۵	〃	۵۶، ۶۰	۲۰۷	〃	۲۷، ۲۹	۲۲۹	〃	۶	۲۵۱	〃	۱۱
۱۶۴	〃	۲، ۳۱	۱۸۶	〃	۶۷	۲۰۸	〃	۳۰	۲۳۰	فاطر	۵، ۶	۲۵۲	〃	۱۵
۱۶۵	〃	۵، ۱۳۴	۱۸۷	〃	۷۸	۲۰۹	〃	۳۳، ۳۴	۲۳۱	〃	۲۴	۲۵۳	〃	۱۷
۱۶۶	انبیاء	۷۳	۱۸۸	مومنون	۱۰، ۱۱	۲۱۰	〃	۵۸	۲۳۲	〃	۲۹، ۳۰	۲۵۴	〃	۴۴
۱۶۷	〃	۷۴	۱۸۹	〃	۳۹	۲۱۱	〃	۶۳، ۶۸	۲۳۳	〃	۳۲، ۳۴	۲۵۵	〃	۵۶
۱۶۸	〃	۷۵	۱۹۰	〃	۴۰	۲۱۲	شعرا	۸۸، ۹۰	۲۳۴	یٰسین	۱۳، ۱۷	۲۵۶	〃	۵۸، ۹
۱۶۹	〃	۷۶، ۷۷	۱۹۱	〃	۵۲، ۵۱	۲۱۳	نمل	۲، ۳	۲۳۵	〃	۲۲، ۲۷	۲۵۷	〃	۶۷
۱۷۰	〃	۱۷۸، ۱۸۲	۱۹۲	〃	۵۸، ۶۱	۲۱۴	〃	۴۰، ۴۱	۲۳۶	〃	۴۵	۲۵۸	〃	۶۱، ۶۲
۱۷۱	〃	۸۳	۱۹۳	نور	۳	۲۱۵	〃	۶۲	۲۳۷	〃	۵۵، ۶	۲۵۹	روم	۲۷
۱۷۲	〃	۸۴	۱۹۴	〃	۲۱	۲۱۶	قصص	۳۱، ۳۲	۲۳۸	صافات	۴۰، ۶۱	۲۶۰	〃	۳۰، ۳۱
۱۷۳	〃	۸۵	۱۹۵	〃	۲۲	۲۱۷	〃	۶۰، ۶۱	۲۳۹	〃	۷۴	۲۶۱	〃	۳۲
۱۷۴	〃	۸۶، ۹۸	۱۹۶	〃	۲۶	۲۱۸	〃	۷۷	۲۴۰	〃	۱۰۷	۲۶۲	〃	۳۹
۱۷۵	〃	۸۹، ۹۰	۱۹۷	〃	۳۵، ۸	۲۱۹	〃	۸۳	۲۴۱	〃	۱۱۴	۲۶۳	〃	۴۱
۱۷۶	〃	۹۱، ۹۲	۱۹۸	〃	۵۱	۲۲۰	سجدہ	۱۴، ۱۷	۲۴۲	〃	۱۳۵	۲۶۴	〃	۴۷
۱۷۷	〃	۱۰۱، ۱۰۲	۱۹۹	〃	۵۲	۲۲۱	احزاب	۱، ۴	۲۴۳	〃	۱۶۰	۲۶۵	〃	۵۳

٢٦٦	لقمان	٣-٥	٢٨٧	شوریٰ	١٣	٣٠٨	فتح	٩-١٥	٣٢٩	واقعہ	٨٨-٩
٢٦٧	"	١٧	٢٨٨	"	١٦	٣٠٩	"	١٩-٢١	٣٣٠	"	٩٠-٩١
٢٦٨	"	١٩	٢٨٩	"	١٩	٣١٠	"	٩-٢٨	٣٣١	حدید	١٦
٢٦٩	"	٢٢	٢٩٠	"	٢٣	٣١١	ق	٢٢-٢٤	٣٣٢	"	١٩
٢٧٠	"	٢٣	٢٩١	"	٢٧	٣١٢	"	٣١-٥	٣٣٣	"	٢٣-٢٤
٢٧١	زمر	٩-١٠	٢٩٢	"	٣٠	٣١٣	ذاریات	١٥-٢٣	٣٣٤	مجادلہ	٢٢
٢٧٢	"	١٧-١٨	٢٩٣	"	٣٦-٤٣	٣١٤	"	٥٥-٦	٣٣٥	حشر	٩
٢٧٣	"	٢٢-٢٣	٢٩٤	"	٥٢	٣١٥	طور	١٤-٢٢	٣٣٦	ممتحنہ	٨
٢٧٤	"	٣٧	٢٩٥	زخرف	٥-٣	٣١٦	نجم	٣٢-٣	٣٣٧	"	١٠-١١
٢٧٥	"	٤٥	٢٩٦	"	٣٢	٣١٧	"	٣٨-٩	٣٣٨	صف	١١-١٤
٢٧٦	"	٥٣-٩	٢٩٧	"	٣٦-٧	٣١٨	قمر	١٠-١٤	٣٣٩	منافقون	٧
٢٧٧	"	٧٣-٤	٢٩٨	"	٣٦-٤	٣١٩	"	٥٠	٣٤٠	"	٩-١١
٢٧٨	مومن	١٤	٢٩٩	"	٤٦-٧	٣٢٠	"	٥٦-٥٥	٣٤١	تغابن	١٤-١٧
٢٧٩	"	٢٨	٣٠٠	دخان	٥٥-٥٦	٣٢١	حجرات	٩-١١	٣٤٢	طلاق	٢-٣
٢٨٠	"	٤٤-٤٥	٣٠١	جاثیہ	١٢-١٣	٣٢٢	"	١٥	٣٤٣	"	١١
٢٨١	"	٥١	٣٠٢	"	١٨	٣٢٣	"	١٧	٣٤٤	تحریم	٦-٨
٢٨٢	"	٦٠	٣٠٣	احقاف	١٣-١٤	٣٢٤	رحمٰن	٢٩	٣٤٥	ن والقلم	١٠-١٤
٢٨٣	"	٦٥	٣٠٤	محمدؐ	١-٣	٣٢٥	"	٣٩	٣٤٦	"	٣٥-٣٨
٢٨٤	فصلت	٧	٣٠٥	"	١٥	٣٢٦	"	٨-٥	٣٤٧	جن	٢-٣
٢٨٥	"	٣٠-٣	٣٠٦	"	١٧	٣٢٧	واقعہ	١٣-١٥	٣٤٨	"	١٣
٢٨٦	"	٢٤-٢٦	٣٠٧	فتح	١-٥	٣٢٨	"	٢٨-٣٢	٣٤٩	"	١٦

۲۵۰	معارج	۱۸-۲۵	۲۵۶	قیامت	۲-۲۱	۳۶۲	انفطار	۷-۸	۳۶۸	عادیات	۸-۱۱
۲۵۱	نوح	۱-۱۴	۲۵۷	انسان	۲۴	۳۶۳	بلد	۱-۳	۳۶۹	تکاثر	۱-۸
۲۵۲	"	۲۸	۳۵۸	"	۲۶	۳۶۴	والشمس	۸-۱۳	۳۷۰	عصر	۱-۳
۲۵۳	مزمل	۵	۳۵۹	"	۲۱-۳۰	۳۶۵	واللیل	۱-۱۲	۰	۰	۰
۳۵۴	"	۲۰	۳۶۰	عم یتساءلون	۲۶-۴۱	۳۶۶	اقرا	۱۴-۱۹	۰	۰	۰
۳۵۵	مدثر	۳۸-۴۷	۳۶۱	والنازعات	۳۸-۴۱	۳۶۷	بینہ	۵	۰	۰	۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استنباط بعض آیات علی مخرج، واندراج فی جدول التشریح الحدیث قدسی

۲۲۱-۲۲۰-۲۱۱—
۲۲۸-۱۹۹-۲۰۳
۵ - ۲۳۷ - ۲۴۷

"عبدی اطعنی لاجعلک مثلی" - خداوند عالمین مخاطب ہو کر فرماتا ہے، اے بندہ میرے میری اطاعت کرتا کہ تجھ کو مجھ سا بنا دوں - یہ حکم تا ختم کائنات جاری ہے - بہ لحاظ صیغۂ مضارع - تخصیص ساتھ کسی کے نہیں سوائے مدارج لیس الانسان الا ماسعیٰ - چونکہ ذات احدیت کا کوئی مثل نہیں - مخلوق کی صفات (۱) سکون و حرکت (۲) رویت - بینائی و شم سے وغیرہ سے مبرا ہے - لہٰذا اس نے ایک گروہ نورانی خلق کیا جس کو بعض عالیین سمجھتے ہیں - اور جو مشتمل ۱۴ افراد پر ہیں - تاکہ اپنی منشا پوری ہو - ان کو

میں (۱) ولایت اللہ ۔ رسول ائمہ عالمین کا قائل ہونا (۲)

شرط ایمان تا دم آخر ۔ عدالت الٰہی (۳) یوم القیامۃ پر ایمان پر مبنی ہے ۔ کوئی شخص

۱۵ منہ ۔ کا عمل بغیر تکمیل اصول دین تا دم آخر ثواب دیدہ نہیں ۔

۔ ۴ ۔ فادا قبلت ۔ اور فروعات اعظم فریضہ صلٰوۃ ہے ۔ بغیر ان کے قبول

صلٰوۃ قبل سواہا ۔ کئے کوئی اور عمل صالح کا حساب اجر و ثواب کے لئے نہ کیا جائیگا

بوجہ طہارت ۔ تابع ہونی اور نماز بغیر فاتحۃ الکتاب نماز نہیں ۔ اور نماز کی صحت اس کے

الارکان سے نماز قبول ۔ اقرار و دل و زبان و عمل دو عاپہ مبنی ہے اس فاتحۃ الکتاب

ہوتی ہے پھر گنہ رہ گیا ۔ میں خدا سے دعا چاہیئے جاتی ہے اِھدِنَا الصِّرَاطَ

المُستَقِیمَ کی جو راہ ان چودہ بزرگوار عالمین کی ہے

اس میں ثابت قدم رکھنے کے لئے اور اس صلٰوۃ کی ۔ ۱۲۷ ، ۱۲۸ ، ۹۴ ، ۹۳ و ۱۰۰ و ۱۳۱ و ۲ ۔

استحقاق کرنا زمرہ ایمان سے اپنے تئیں خارج کرنا ہے ۔ تبیغن ۲۲۲ ، ۱۲۸ ، ۱۲

فاعتبروا یا اولی الابصار ۔ پس مومن حقیقی مخلص ۔ موثر ۲۲۸ ، ۲۲۴ ، ۲۲۶

وہی ہے جو اپنے تئیں صفات مومن سے مزین کرے ۔ ۳۵۵

اور متقی رہے تاکہ اس کے اعمال قبول درگاہ باری

ہوں اور اس کی خواہش تقرب اللہ اپنی حیثیت کے موافق

یعنے ولی اللہ بنے ۔ داخل جنت ہو کر ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

صفات اصحاب الجنۃ

پس تقویٰ اصول دین کے رسخ الایمان ہے ۔ اور ۔ ۱۶ منہ ۳ ش ۵ ۳۳ ۔ خوف اللہ

اس کی تکمیل کے لئے جو صفات کی ضرورت ہے وہ ۔ و شرط قبول اعمال

بحوالہ حاشیہ مرقوم ہیں ۔ اور تقویٰ کی ترقی سے ذریعہ ۔ درجہ

حاصل ہوتا ہے جس میں انسان اپنے اعمال کی جانچ ۔ محسن

پڑتال ہر روز کیا کرتا ہے ۔ جہاں متقی کے لئے جنت

میں رضائے الٰہی نہریں حوریں ہیں اور دنیا میں وہ

سحر و شام استغفار اور اپنے رزق میں قانع رہے اور
متّفق علیٰ مستحق ہے۔ متورّع سے بالاتر درجہ محسن
کا ہے جو لوگوں کے ظلم پر عفو سے کام لیتا ہے۔ کظم غیظ
سے کام لیتا ہے اور نیکی کا حکم دیتا ہے اور اس سے
بڑھ کر درجہ صالحین کا ہے جو لہو و لعب سے بچ کر۔
بدعت دین سے بچتے ہیں اور اسی طرح حرام سے
اجتناب کرتے ہیں۔ اور سرچشمہ جملہ صفات حمیدہ
کا صبر ہے۔ جس کے لئے مکلف کو اپنے دین کی حفاظت
کے لئے صبر کرنا پڑتا ہے۔ مخالفین سے تقیہ اختیار
کرنا پڑتا ہے۔ اور امام کے اقوال و احکام کی تعمیل
میں سختی جھیلنی پڑتی ہے۔ یہ صاف معلوم ہو سکتا۔
تھوڑی سی فکر کرنے پر۔ خداوند کریم نے دنیائے فانی
کو شیطان ملعون کے اہل دنیا کو للچانے اور دشمن کے
حوالے کیا ہے جو اپنے من مانے قانون بناتے
ہیں اور توڑتے رہتے ہیں۔ انسان کو تلاش
معاش میں ان کے ماتحت میں کام کرنا پڑتا ہے۔
اور وقت ترقی ان کی ہوا و ہوس کی پیروی نہ کیجائے
تو حق تلفی کے صدمے جھیلنے پڑتے ہیں۔ اگر شخص تنہا
ہو تو اپنی تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔ مگر اہل و عیال
کی کثرت و تغیرات زمانہ اس کو ایسا تنگ کر دیتا
ہے کہ منتظر نصرت الٰہی میں مبتلا ہوتا ہے۔ بہت ایسے
ہلاک ہوئے ہیں۔ مگر وعدہ خدا سچا ہے۔ نصرت
ان کو رجعت میں نصیب ہو گی۔ جہاں انسان صبر کو

ص ۱۳۴-۱۲۲-۱۳۱
مصائب دین کی حفاظت میں روزہ نماز۔ حج و ترضیہ حسنہ۔ عبادت

مصائب بیار دشمن دین سے مصلحت
اخلاق جمیلہ کی ضرورت
انسان کو کبھی سرداری کا کبھی برداری کرنی پڑتی ہے اور انصاف کا تقاضا ہے کوئی اس سے محروم نہ رہے۔

نصر من اللہ فتح قریب

۱۱۴ ر ۱۱۵ ر ۱۱۶
۱۱۷ ر ۱۲۰ ر
۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۱
ر ۱۵۲

ہاتھ سے کھو دیتا ہے وہاں اس کا ایمان بھی رخصت
ہو جاتا ہے۔ رہے شیطان بنے دہر کے جس کو
مولانا نے خطبہ ۱۶۱ میں واضح کیا ہے اس کو یہاں
دہرانے کی ضرورت نہیں۔ مگر تواضع کا اختیار
کرنا بمقابلہ استکبار کے بہت خوشگوار ہے۔ جس نے
قضا جاہد مندہ لوئیں کے لئے دنیا میں تواضع اختیار کیا۔
وہ صدیق سے ہے۔ فرمایا صادق ال محمد نے عقل
کی تکمیل تین اشیاء سے ثابت ہے۔ تواضع ۱
حسن الیقین۔ سکوت سوا ہی کار خیر میں۔ اسی
تواضع سے نعمت تمام ہوتی ہے۔ مگر تواضع اللہ
فی اللہ نہ ہو ورنہ کرے ہے۔ اطاعب رب میں اعلیٰ
شہادت بالقسط ہے اور میان شان قوم جس کو خداوند
تقوی برابر سمجھتا ہے، ود سا تھ تقوی توکل علی اللہ
ہے۔ یہ صفات واجبات سے ہے۔ اگر کوئی
شخص سب سے قوی ہونا چاہتا ہے۔ اس کو لازم
ہے کہ خدا پر بھروسہ کرے اور اگر اکرم الناس کی
خواہش ہے تو خدا سے ڈرے اور اپنے میں راغنی
رہنا چاہتا ہے تو خدا کے پاس اس کے لئے کہا
ہے اس پر سب سے زیادہ بھروسہ کرنا چاہیئے
خدا نے اس صفت کو مفتاح الایمان قرار دیا ہے
اور حکیم لقمان نے اپنے فرزند سے کہا ہے۔
کون ہے جو عبادت کرے خدا۔ پھر وہ اسے اکیلے
چھوڑ دے؟ اور کون ہے تلاش کرے اوس کی

تواضع

صدیق کی شناخت

انبیاء میں تواضع

۵۲ ﷺ

۳۲ ر ۲ ۱۲ ر ۱۲ (۲۲)

(۸) توکل من علی الصفا

مومن جبکہ رضائے الٰہی
سکا جو یا ں نہ

اور نہ پائے۔ اور کون ہے جو بجز دوسر کرے اس پہ
اور وہ اوس کو غیر پر چھوڑ دے؟ اور کون ہے
جو تضرع وزاری کرے اس کی درگاہ میں اور وہ
اس پر رحم نہ کرے؟ منجملہ فریضہ اول صلوٰۃ کے
زکوٰۃ ہے جس میں خمس صوم بھی شریک ہے
حج بھی مستطیع۔ وجہاد با امام وجہاد اکبر جو ہر بالغ و
عاقل مرد وزن پر تادم حیات واجب ہے جس کا
تعلق توبہ اور محاسبہ نفس سے وابستہ ہے۔ و
مرغوب الٰہی ہے۔ ساتھ ادا مرد نواہی معہ شرائط
محبت آل بیت و اولیاء اللہ اور بیزاری عن اخوان
دنیا۔ تاکہ جو شخص جس سے دوستی رکھیگا اسکے ساتھ
محشور ہوگا۔

گنہگار کو ہرگز خدا سے مایوس نہ ہونا چاہیئے۔
صرف شرط توبہ عزم بالجزم ساتھ اخلاص کے ہے
مؤمن متوکل کو چاہیئے۔ حلال وطیب روزی طلب کرے
اور اس پر رب العزت کا شکر ادا کرے۔ اور
اپنے تئیں حرام وحلال معترز نہ کرے اور وقت
دین دنیوی معاملات میں حکمت واحسن طریقہ اختیار
کرے۔ اور اپنی حیوۃ دنیوی جو خدا کی رضا جوئی کے
طالب ان میں گزارے۔ اور غافل کی اطاعت نہ
کرے۔ مال دنیا و اولاد صرف دنیا کی زینت ہے
خصوصاً فی زمانہ جب کہ اسلام اس قدر ضعیف ہوچکا
ہے کہ صدائے ھل من ناصر ینصرو فا بعدانہ

۱۴۲/۲۴
۹۹/۲۴
۲۹۰/۲۲۵ دلائل
۲۸۹/۲۹ مودت
۱۳۔۱۱ واقتصدوا
توکل ۲۸/۱۱۲
جدال بالاحسن ۲۹/۱۲۹
عاقل ۳/۱۱۲، ۲۲۵

محرم وصغر ان کے کان میں سنائی نہیں دیتی۔ ہر چیز
کا بیان کتاب خدا سے تم کو مل سکتا ہے۔ لہٰذا اس کی
تلاوت سے مومن کو غافل نہ رہنا چاہیے۔ ان لوگوں
کی تمام کوشش جو پیروی گروہ عالین کو ترک کرکے
ترقی میں مخلوق خدا کو راحت رساں کے درپے ہے وہ
سب سے زیادہ گھاٹے میں رہیں گے۔ یاد رہے مغفرت
اس کے حق میں ثابت ہے جو آخر دم تک ولایت
اہل بیت پر قائم رہے۔ فرد عاقل کو مجموعی حیثیت سے
احکام الٰہی وکارنامہ گروہ عالین ونصائح کو زیر ضمیر
یاد رکھنا چاہیے تاکہ وقت امتحان مشکل حل آسانی سے
حاصل ہو۔ اور تلاوت قرآن سے امم سابقین کی ہلاکت
تکذیب نبوت بوجہ حالات ناگفتہ بہ سے ہوا ہے اس
سے ناقف ہوکر موجودہ انحطاط اسلام کو قوت پہونچانے
کی کوشش کرنی چاہیے ترغیب توبہ واستغفار سے اور
جو زمانہ حال میں مصائب امت پر وارد ہوتے ہیں۔
جس کے اسباب کا پتہ چلاکر۔ امت خطاکار کو ان کے
بداعمالی سے واقف کرنا یہ بھی امر بالمعروف ونہی
عن المنکر میں شریک ہے۔ تاکہ رحمت باری جوش میں
آئے اور موجودہ رنگ فرقہ واری کو دفع کرنا اور ولایت
اہل بیت گرویدہ ہونے کی سخت رغبت دلانا چاہیے
تاکہ جو عاصی محرم ومشرک لوگ ہلاک ہوں گے ان کے لئے
کوئی رجعت نہیں۔ بلکہ قیامت ہی میں ان کی بعثت سے
بلاحساب کے جہنم میں جائیں گے۔ اذا ان نہیں ایسا نہ ہوگا

مال واولاد فتنہ دنیا — ۳۰ — ۱۴۲-۱۴۳
کتاب نبینا کل شئی — ۳۴
دنیا کی محبت غفلت شر تاقائم تادم آخر
بولایت — ۱۴۲ — ۱۴۳ — ۱۶۵
۱۷۶ تا ۱۹۹ / ۳۵
۱۶۰-۲۶۱
تفصیل فرید کے لئے ملاحظہ ہو جدول سوم رسالہ وصفحہ ۱۶ خطبہ خاتم الکتب

گروہِ آیت پر بھی اس غضب الٰہی میں گرفتار ہو کر شریک
اُن کے حال ہوئے ایسے نازک وقت میں جب کہ اہل علم
و معرفت کا فقدان ہے اور تمہارا غمخوار گرامی امام تم کو
پس پردے سے بیدار کرتا ہے تو تم اس سے منہ موڑ رہے ہو
گویا خدا سے تم کو سروکار نہیں۔ حالانکہ تم پیدا ہوا اسی کے
اس کے دین قایم کرنے کے لئے ہوا اور تمہاری آخری بازگشت
اسی کی طرف ہے ۔ اس بات کا یقین رہے جس نے دنیا
کی محبت شیطان کی دعوت پر اختیار کی وہ یقیناً گمراہ ہوا۔
اور راہ جہنم کی اختیار کرلی۔ برخلاف مومن صالح کے
جو راہ حق اختیار کی جو ہمیشہ جب کہ یاد الٰہی کی جانب توجہ
دلائی جاتی ہے۔ اس کا بدن کانپتا ہے اور مصائب میں
صبر سے کام لیتا ہے۔ اور نماز پر قایم۔ اور راہ خدا میں
جو ہو سکتا ہے صرف کرتا ہے۔ پس تم حقیقی دین اسلام
پر قایم ہو جاؤ۔ اور ولایت اہل بیت سے تمسک ہو کر مقرب
خدا و بذریعہ استغفار و توبہ طلب کرو۔ تاکہ رحمت الٰہی
تمہارے شامل حال ہو جائے۔ وہ یقیناً تمہاری مدد
کرے گا۔ اے مومنات اسلام تمہارے پردے کی غفلت تم کو
نظری زنا کے قریب پہونچا رہی ہے جس سے تم درجہ تقوی
جو شیخ ایمان تھا ہٹ گئے پھر تمہاری عبادت کیونکر قبول
ہو سکتی ہے۔ تم شیطان کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دو،
تم کو وہ خلاف شرع چلا کر تمہارے در پہ ہلاکت ہوگا۔ جو
نسوان اپنے پردہ کا لحاظ نہیں کرتی اُن کو چاہئے حقیقی مومن
سے رشتہ قایم کریں۔

اس سلسلہ میں ۱۸-۲۲۵-۲۲۴ ۳۶
میں دیکھو حاشیہ فرمانی علی جب تم نماز

۲۱۹ - ۲۱۸ - ۲۱۷ - ۳۷
۲۰۹ - ۱۷۹

۲۰۳-۲۶۷-۲۶۶-۱۸۰ ۳۸

کا بدن کانپتا ہے ۱۷۱ ۳۹

۲۷-۱۹۱-۳ ۴۰
۱۹۴-۲۱۵-۲۰۸

آہ و زاری خدا کی رحمت کو کھینچتی ہے
۱۹۴ ۴۱

شیطان کے ۱۹۳
قدم سے بچو ۱۹۶ ۴۲

اطاعت خدا۔ ۱۹۹۔ ۴۳ — جو شخص زن ہو یا مرد ہو مطیع ہوا اُس سے رسول کا خوف
عمل پر راستگاری کا پورا — خدا رکھتا ہوا ور اور متقی پرہیزگار رہا وہ راستگار ہو یہ کافی
سند ہے از سر آغاز کائنات تا ختم کائنات ہر اس شخص
متقی و فاجر برابر نہیں ۴۴ ۵ ۲۶۱ — کے لئے جو خدا کے وعدہ پر بھروسہ کرتا ہے اُس کے قبل وفات
متقی۔ و مومن بجز اللہ قانونچہ پروردگار قلم بند کر چکے ہیں جنکو
معائنہ کتاب سے یا دکرنے عمل پیرا ہو جائیں سے مومنا
صالح مفسد برابر نہیں۔ نہ متقی و فاجر برابر ہیں۔ سوچو!
مجیب الدعوات ۲۶۲۔ ۴۵ — اور بہترین مخلوقات از علم و عمل و قربت الٰہ جو گروہ
تابعین سے ہے ان کی اطاعت کرو۔ قبل اس سے کہ تمنے
عذاب کے جس کا تم کو خود نہیں۔ پھر حسرت سے ہاتھ
ملتے رہو گے۔ جو بے سود ہوگا۔ جس کو آج تم جو تبلائے
ہوا ور مستکبر ہو کر منکر بنے ہوئے ہو۔ خدا کے خضوع
و خشوع سے اپنی مغفرت اخلاص سے رہبری و اعانت
چاہو ایسا نہ ہو کہ تمہارا شمار متکبرین ہو۔ اور تھوڑی
متکبرین ۲۸۲۴۶ — سی دنیوی زندگی کے لئے ہمیشہ کا گھر برباد نہ کرو۔
یہ طرز عمل رہا عبادت الٰہ کا تم کو وقتاً فوقتاً بشارت
بشارت اولیاء ۲۸۵ ۲۹۲ ۴۶ — ہوتے دیتے گی جس سے تمہارے ایمان میں جلاو
تقویت پہونچے گی۔ اور دل کے دروازے کھل جائینگے
جو آج بت دنیا کے سبب بند ہو چکے ہیں۔ یاد رکھو
خدا میں سب کچھ قوت ہے تمہارا روزی کو وسعت
دے۔ مگر جسقدر دنیا میں کثرت دولت ہو گی
اسقدر حساب کی شدت ہو گی۔ تم اپنی قابلیت نہیں سمجھ
۲۸۸ ۲۹۱ ۴۸ — سکتے ہو۔ لہذا اس کے عطا پر قناعت کرنا ہی تمہارے

حق میں بہتر ہے۔ اس لئے تُم نے تمہاری ہی بہبودی کے
لئے گروہ عالین سے نسبت خالص رکھنے واجب کیا۔ لینے
محبت سے اطاعت کا مادہ بڑھتا ہے۔ پس جبکہ اطاعت خدا
میں ضعف ہے چاہے ولائے اہل بیت میں اضافہ
کرے اُن کے خوشی میں خوشی و غم سے شگفتا ور فکر کریں ۲۹۰ ۲۹۰
کیوں انہوں نے باوجود علم و قوت کے یہ صدمہ
اٹھائے تاکہ اصل مقصد منزاو ندی ہاتھ آ جائے۔
تم اپنے کو کبھی خالی الذہن نہ چھوڑو ریادِ الٰہی ہمیشہ
کسی کسی صورت میں رکہنا چاہیئے۔ ذکر اہل بیت صلوٰۃ
یا قصص علماء حقیقی یہ فلسفے و تیلے وغیرہ ورنہ وہ ۲۹۷ ۲۹۷
وسواس شیطان تمہارے دل پر قبضہ کرلیں گے۔ بہتر
ہے دنیا ہی میں متقین کی محبت اختیار کرلو تاکہ وہ
آخرۃ میں تمہارے ہم نشین و قرین ار ہیں۔ ورنہ
دنیوی دوستی آخرۃ میں کام نہ آئے گی۔ تاکہ تم کو من
مانی چیزیں یا میوہ جات وغیرہ حاصل ہو اور وعدہ ۲۹۹ ۵۱
الٰہی تمہارے عالمین پورا ہو۔ خدا کی نعمتیں جو زمین
و آسمان تمہارے لئے نازل ہو رہی ہے اس کو
یاد کرے اسکا شکر ادا کرتے رہو تاکہ تمہارے
نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی فہرست ۳۰۰ ۳۰۱ ۵۲
جدول ہمرا خطبہ خاتم الکتب میں موجود ہے
حسد و بغض و کینہ و مکر و حیلہ ادنیا اللہ سے کرنا ترک ۵۳۱ ۵۰۳
کرو۔ اور اسی پہ کمر کس کے مستقیم رہو۔ جس کسا نفعا ۳۰۲ ۵۴
راہ یعنی عالین کے نانتے سے اس سے کسی کو وہ وسکا اہل

کے اعمال حبط ہوئے۔ اور جس نے ان کی راہ اختیار کی
ان کے گناہ کی صفائی بذریعہ نماز توبہ ہو گئی۔ اس خدا نے
بذریعہ ۱۴ افراد اس کے لئے باطل ادیان مٹاتا رہے گا۔
اور حق دین اسلام قائم صحت بیں ہو جائے گا ۲۱۰ ۵۶ جو
تم کو موجود ہونا ہے کوشش کرو جیسے کرنے ہے

جدول (۱) متعلق آیات فی سورۃ شعرا واضعۃ علی تبلیغ نبی و علی سلوک الناس و غضب الجبار

سورہ شعراء	آیہ	نبی	کتب
(۱)	۱۰ تا ۶۶	موسیٰ	انا رسول رب العالمین ان ارسل معنا بنی اسرائیل۔ وانجینا موسیٰ و من معہ اجمعین۔ ثم اغرقنا الاخرین
(۲)	۶۹ تا ۹۲	ابراہیم	اتبل و اصانا فنظل بہا عاکفین
(۳)	۱۰۶ تا ۱۱۱	نوح	الا تتقون انی لکم رسول امین فاتقوا اللہ واطیعون۔ فانجینا و من معہ فی الفلک المشحون
(۴)	۱۲۳ تا ۱۴۰	ہود	فاھلکنا ھم
(۵)	۱۴ - ۱۵۸	صالح	فعقروھا فاصبحوا النادمین
(۶)	۱۶۰ ۱۵۹	لوط	فنجیناہ و اھلہ اجمعین الا عجوزا فی الغابرین

(۷) ۱۷۶ شعیب — فاخذهم عذاب یوم الظلة

(۸) ۱۰۲-۹۴ محمد — فکبکبوا فیہا ہم والغاون وجنود ابلیس اجمعون - قالوا وہم فیہا یختصمون - تاللہ ان کنا لفی ضلال مبین - اذ نسویکم برب العالمین وما اضلنا الا المجرمون فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم فلو ان لنا کرۃ فنکون من المؤمنین -

ہر پیغمبر اپنی تبلیغ میں توحید - رسالت - قیامت - امامت وعبادت اور اپنی اطاعت جس پر ہدایت منحصر ہے کرتے رہے اگر کتاب خدا سے اور تاریخ سے ثابت ہے - آخر دم تک انبیاء اللہ کی اطاعت نہیں کی گئی جس کی وجہ امت جفاکار پر غضب الٰہی نازل ہوا - چونکہ ہمارے پیغمبر آخری نبی ہیں اور ان کے بعد ان کے اوصیا کی خلافت الاہیہ جاری ہے اور آخری حجت ابنا بحکم اللہ غائب ہے جن کا ظہور قریب ہے اور وقت رجعت اس قوم جفاکار سے انتقام بوجہ نافرمانی کے اونکا لیا جائے گا جو عدل خدا کے خلاف نہیں مومن اور قیامت کا معاملہ عام ہے بعد از این عمل میں آئے گا جس کا انجام مجرم کے حق میں اجزا ۱۰۲-۹۴ میں درج ہے

متعلق نوٹ :- اصناف الناس حسب حاشیہ میں معصوم شریک نہیں ہے

خانہ اول - مومنین کامل کا شمار کیا گیا ہے جو دل و زبان ارکان سے ثبوت اصدیت دیتے ہیں اور مستحق جنت نعیم ہیں بوجہ اخلاص

خانہ دوم :- میں دو حصہ ہوں گا۔ داعی اور فضلین جو بلا معرفت صحیحہ اپنے مریدوں کو راہ ناقص پر چلائیں گے۔ خود مستوجب سزا اور تابعین کو آخر نجات ہو گی۔

خانہ سوم :- جو نعمت پر خوشیاں بنائیںگے۔ اور مصیبت میں مایوس اصل حقیقت نعمت پر شکر خدا نہ آفت پر توبہ و صبر کرتے ہیں بلکہ توبہ کرو قناعت ہو۔

خانہ چہارم :- کو اتنی عقل سلیم نہیں کہ حق و باطل کی شناخت کرے ان کے لئے فیصلہ قیامت میں ہو گا۔

خانہ پنجم :- کو بوجہ شکوک اطمینان ہی حاصل نہیں اور اگر یہ حالت آخر تک ہے تو خسارہ میں رہیں گے۔

خانہ ششم : کے ساکن جو پورے درجہ کے ظالم - ولایت مطلقہ کے غاصب جو اپنی نفس کی معرفت نہیں رکھتے - بھلا وہ رعیت داری سماعُنات کیونکر کر سکتے ہیں - یہ امانت کو لینے ارض و سما و جہاں خوف زدہ ہے - لہذا سخت تر (؟) سزا کے مستوجب دین و دین میں آخری طبقہ منافقین کا ہے جو کسی ملت میں خاص نہیں بلکہ جہاں ہوا چلی وہاں کا رخ لیا - دنیا و دین کے اپنے طیار - حالانکہ دین و دنیا آپس دوسروں کے خلاف لہذا جھوٹ بولنے میں کمی نہیں کرتے - وعدہ وفائی کیا چیز ہے وہ نہیں جانتے منافی وقت خوشحالی کے درس - اور ایمان بالغیب پر کچھ نہیں ہیں - ان کا درجہ آخرت میں سب سے بدتر ہو گا۔

نوٹ نمبر ۲ جنت و دوزخ کے مدارج اور مستحقین کا نمونہ ہے اسے ذیل میں جہنم پر صراط قائم کیا گیا ہے جس کے ۵۰ خانہ ہیں - اصول اوامر و نواہی کے سلسلہ ہیں - جو کامیاب اصول فروع میں ہوا - وہ درجہ اول جنت نعیم کے مستحق ہوا اور جو اصول میں کامل اور فروع میں ناقص وہ بلحاظ نقص درجہ حاصل کریگا -

تاوقتیکہ نوبت مجنبم رسد - جس میں شاکین ملحدین و منافقین ہمیشہ مقیم رہونگے مدارج بہ لحاظ عقائد و سیدت کفر رہیگا۔

جدول سوم میں اصول و فروع اوامر و نواہی درج ہے - جو نوٹ خواست گار آخرت کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے - اور اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے - وما علینا الا البلاغ -

---

خطبہ ۲۱۵

مورخہ ۴ ربیع الثانی م ۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء ۵-۱۰ تا ۳۵-۰۰
بہ منزل چیناائی لال ٹیکری

امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب - قمر بنی ہاشم - شبیہ پیغمبر - عون بن علی - سلمان بن داؤد - موسیٰ ابن مریم ۲۰ ۲ انبیاء - ۰۰۰ ۵ اصغر حسنی - سرور عالم - یہ سجدہ تعظیمی زیارت حسب عادت پڑھی گئی - کوئی خیال نہ کرے یہ الفاظ جو تم سن رہے ہو - اختراعی ہیں جو تم وراء حجاب سن رہے ہو ازمیں اول عون بن علی - چنانچہ کوئی اپنے طرف سے کہے اور منسوب کرے ہے بدن اس کا شل ہو جائے جتنے بھی بیان ہیں ہمارے بیانات وراء حجاب پہنچاتے ہیں اور وہ وحی کی صورت رکھتے ہیں - جہاں بیان دینے والا غیر حاضر ہے - (مثل قرآن کے) وقت وحی مصلیٰ بچھایا جاتا تھا اور نبی سجدہ میں کلام سنتے تھے - اس طریقے سے شیاطین اپنے اولیا کو وحی ۲۳ الہام کرتے ہیں - تاکہ اون کو راہ راست سے ہٹا کر گمراہ کر دیتے ہیں - پھر معصومین جو دارا صفات احدیت رکھتے ہیں - جبکہ وہ حاضر نہیں - اس طریقہ کو اختیار کریں - درآں حالت کہ فقدان علما ہے کہ امر عجیب ہے - تمہارا یہ فرقہ متشکی ہے

صوفی مشرب جو تمہارے بیانات میں ایک دفعہ موجود تھا مبین سے کہا۔ خوشا
حال تمہارے یہ افضال تم کو نصیب۔ تمہارے مولانا تم سے یہ کام لیتے ہیں،
اور یہ بیانات تمہارے شریعت میں رواج نہیں۔ افسوس ہے اور مجبور دن
پر پڑ کر ظاہری صورت میں ہمارا اقرار کرتے ہیں اور باطن کی حالت اُن
کی یہ ہے۔ جب تم جانتے ہو جن کو فرائض سپرد کئے گئے اُن کو ظالمانے مزاج
جارحیہ میں ضائع کر دیا۔ پھر یہ ذمہ داری ہم پر باقی رہی۔ جتنے بھی
مبین ہیں ہندوستان میں کس کس طرح سے اُن کو اذیت پہونچائی جا رہی
ہے۔ حالاں کہ بہت سارے اُن میں ہماری ذریت سے ہیں۔ آج تک ۱۳۵
ہیں اہل علم کی اُن پر ظلم کی بارشیں ہوئے۔ جس وجہ سے چند اس اثنا سے
حضرت مولیٰ آل ثمر نے اس کام کو چھوڑ دیئے اس وقت ۱۷ ایسے ہیں جس میں گزرے
ہوئے زاہد مجلا مرحوم کے بعد اس مبین کا نام فہرست میں ہے۔ ہر شخص تو
معصوم ہو نہیں سکتا۔ مگر ایسے اہم خدمات انجام دینے کے لئے معصوم اور
غیر معصوم کے درمیاں ایک طبقہ تم کو چنا ئی لیگا $\frac{14}{2}$ پارہ سے آخر پارہ
کے آخر تک۔ جانچ کرو تو پتہ چلیگا۔ جو ہماری ذریت سے ہیں ٹلتے نہیں۔
ذریت اُن کی اخذ کی گئی ہے۔ دوسرون کو اس لئے لیا جاتا ہے تا کہ ان کو وجہ
اعتراض دفع دخل باقی نہ رہے۔ زیادہ استقامت ان میں نہیں پائی گئی۔
اس کا تجربہ کرنا چاہتے ہو تو کر لو۔ اُن کے کردار پر ہزار رشماتت کئے جائیں
وہ اس سے ٹلتے نہیں اگر ان کا سر بدن سے علیحدہ کیا جائے۔ وہ ٹلتے نہیں۔ الحمد للّٰہ
المتفرد بالازل والابد والصلوۃ والسلام علی محمد
اول العبد وصاحب الابد وخاتم الصمد والہ الذین
لا یقاس بہم من الخلق احد ۔ کل من علیہا فان $\frac{26}{\text{رحمٰن}}$
اس آیتہ کے متعلق تم نے پہلے سنا ہے اور اپنے مخلون میں سنتے آئے ہو اپنے
تئیں فیصلہ کر لو۔ صحیح انطباق کس معنی پہ ہوتا ہے۔ اگر وجہ ایک ۲۷ - $\frac{26}{\text{رحمٰن}}$ میں

عالین گروہ اول آیہ (۷-۲۶) جو تمام مخلوق کے فنی ہونے کے بعد بھی باقی رہیگا
مجرمین گروہ دوم آیہ ۴۲-۳۲-۳۱ جن سے سوال ہوگا۔
اصحاب یمین گروہ سوم آیہ ۳۹ جن سے سوال نہ ہوگا۔

جن وانس کو شامل کرتے ہیں تو پھر آیہ ۳۲-۳۳-کا مخاطب کون ہے جن سے سوال ہوگا ۲۹- پھر اُسے آگے ایک گروہ آیہ ۳۹ ہوگا- اس آخر گروہ مجرم سے خارج کیا جاتا ہے- اسی طرح تین گروہ ہوئے- گروہ اول حسب آیہ (۲۶-) گروہ عالین سے ہے جو تمام مخلوق کے فنی کے بعد مالک مطلق کی غرض یعنے اس کے سوال کے جواب وہی کے لئے باقی رہیں گے۔ بہ لحاظ صیغہ مضارع -یبقی- اسکی مزید ثبوت ہے آیہ ۲۷ دوسرا گروہ مجرم جو ملک خدا کو اپنے دیوی اختیار سے آپس میں تقسیم کرتا ہے اور قانون قدرت کو پس پشت ڈالکر اپنی ذہنی قوت سے آئین سلطنت قرار دیا تھا- اُسے خطابت ہوگی (اگر تمہارے قدرت میں فرار ممکن ہے ابھی تو یہ ملک جو واحد القہار کا ہے تو چھوڑ دو- مجبوری کی حالت میں اُن سے موافق آیہ ۳۵ عمل ہوگا) تیسرا گروہ جو نہ معصوم نہ مجرم اُن سے اُن کے گناہ کے متعلق سوال نہ ہوگا- اور وہ جنت میں داخل ہونگے بلا سوال کے

..۱۴ سال گزرے- ابھی مسلمان اُمت محمدؐ قرآن کو نہ سمجھے- مثل بہائم کے رہ گئے-اس لئے نبی نے سلوک کا راستہ نکالا- تاکہ سالک بن کر راہ منزل شناخت کرلیں اور اس کا ذریت کے ساتھ حسن سلوک و مودّت اختیار کریں- تاکہ مودّت کا ثبوت اُن کے نقش قدم پہ چلنے سے واضح ہو اور اُن کی شفاعت کے مستحق ہوں اصحاب یمین انہی سے (مجرم گروہ سے) سوال کریگا مَاسَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۴۲ جسکے جواب میں ان کا جواب ۴۷ آیت تک سورہ مُدثر میں موجود ہے- اس سلسلہ میں ۴۸ آیتیں جو راستہ (سبیل) رسول نے بتایا تھا لینگی جس کو وہ دل میں شریک کرلو- بعد انطباق کرکے

اس کا یقین کر لو آیا یہ ہی راستہ علی کا ہے یا نہیں جس پر چلنے رسول نے اپنی امت کو ہدایت کی تھی (الاسلام جو دین ہے نزدیک خدا کے اسکو مرتے دم تک قائم رکھنے ۔ اپنی امت کو جد و جہد کرنے کی رغبت دلائی تھی مال دنیا اس کے لئے صرف کرنا ۔ جان اسی میں کھپانا ۔ اسیری اسی کے خاطر اختیار کرنا ۔ پیری و بیماری فقر و فاقہ میں جس کو ہاتھ سے جانے نہ دینا ۔ اس کے لئے ہجرت کی تکالیفیں برداشت کرنا ۔ بچوں کو ایسی تعلیم دینے میں صعوبت اوٹھانا اور یہ طریقہ انبیاء ما سبق کا رہا ۔ جس سے قربت و رضا مندی الٰہی حاصل ہو سکتی ہے ۔ دعوۃ مقصود خلقت) اسی طرح سے ۲۷ آیتیں سورہ کہف وانبیا میں اس کی ثبات ہیں ملیگی ۔ اور چند سورہ جن میں ملینگی "عصمت سرا" بھی آ چکی ہے لہذا بعد ختم خطبہ ماتم ہو کر مخصوص مختصر زیارت پڑھی جائے ۔

صیغہ مضارع کا اطلاق ازل سے ابد تک اسی قرآن میں ۲۷۰۰ مقامات پر ملیگا ۔ اور اس کا حوالہ دوسری زبان میں نہ ملیگا ۔ جو ذوالعقل مخلوق کے لئے مکتفی احکام منجانب رب العزت موجود ہیں ۔ اہل علم جانتے ہیں ۔ مگر بھولے ہوئے ہیں ۔ یہ ایک الزام ان پر ہو گو ۔ جہاں ذریت کے متعلق سے ثبات قدم رکھتے ہیں ۔ جہاں ایسے لوگ ظاہری تفسیر کے احکام کہدیتے ہیں اور بحر العلوم کہلاتے ہیں ۔ ایسا طبقہ ہے جو اسرار قرآنی سے خود بھی مکتفی ہے ۔ اور اسکو علم الاعداد پر ناز ہے ۔ جو اسی علم الاعداد سے دوسرے سے کام نکالتا ہے ۔ جو قوت اُسے حاصل ہے ۔ اُسے نہ صرف مسلمان بلکہ دوسرے لوگ بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں ۔ اور اپنی اعتقاد سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور مسائل تحقیق کے ساتھ صرف کرتے ہیں جہاں اعداد کا جاننے پر ایک شک و وسواس ذاتی نقصان کے تحت ہوتا ہے وہ تمام علم الاعداد سے کلیتہً بہم پہنچایا ہوتا ہے وحید = ۶ + ۳ + ۱ + ۱ = ۱۴ اسکو عمداً چھوڑ دیتے ہیں

پھر تمہارا کلیہ جب تم تسلیم کرتے ہو اسے ذاتی فوائد کے تحت اس سے گریز کرتے ہو تم مستحق آیہ اصلا اشیاء کے کافر ثابت ہوتے ہو۔ اس کی تصدیق شیخ رب العزت ہمکو قرآن سے مطابق کرکے (جس کو نبی نے وصیت میں دہرایا تھا) اور جس کو شافعی جو ہمارے ذریت سے تھا اور شاگرد ابو حنیفہ کا رہا اس نے اپنی تفسیر میں درج کیا ہے۔ جو لفظ (وجہ) فوائد الاعداد سے اتنی وسعت رکھتا ہے اس کا مفہوم یعنی وجہ ربک کی تحت کسی نے نہیں کیا اس میں بہت گنجائش بھی ہے۔ اگر تم کو کہیں مل جائے تو بتادو۔ ورنہ اس کو مقدم سمجھو۔ آج کا بیان تمکو عجیب معلوم ہوگا مگر تمہارا جل جلالہٗ جلت قدرتہٗ۔ سبحان ربی العظیم وبحمدہ۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔ سبحان ربک الاعلیٰ خلاصہ یعنی وجہ ربک۔ جو ازل سے ابد تک باقی رہنے والا ہو۔ ایک ازل سے ایک ابد تک کتنا زمانہ گزرا۔ کس کو معلوم ہے تو غور کرو۔ قرآن پر اگر تمہارا عقیدہ ہے تو علم الاعداد کو لحاظ سے کتنی امتیں گزری جنہوں نے بیعت اللہ اپنے اپنے نبی کے ہاتھ پر کیں۔ جو یداللہ کی بیعت کرچکے تھے جبکہ علم الکتب انہنے حاصل کیا تھا۔ کون تھے آج جس کا ہاتھ بیعت اللہ یعنے اُن کے ہاتھ پر ہوا ہو۔ ہو تو بتلائے۔ پھر یہ جو وہ ہاتھ سب کے اوپر رہے۔ یعنی۔ جتنی بھی مخلوق رہے سب انہی کے زیر احسان رہی علم الاعداد کے لحاظ سے ۱۲ بزرگوار وہی وجہ اللہ ہیں جو فوقیت رکھتے ہیں تمام مخلوقات پر۔ تو نوابدہیم اور اسکا وجہ سے کہا گیا حدیث میں اولنا محمد۔ اوسطنا محمد وآخرنا محمد وکلنا محمد۔ پھر تم بتاؤ قدرت کا اقتدار کس کے ہاتھ ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ ماتم۔ شبعتنا ان شئتم یعصم ماء عذب فاذکرونی او سمعتم غریبا او

شہیدآ نانک دیوجی

زیادہ مختصرہ - اسلام علی النبوۃ الباز رات - لیاقون
سکارا ماآ المبیات فی البرار یدالغلوات - تلفظ وجوہم
صرا الباجرات ورحمت اللہ وسہا کا اللہ -

جدول اول - مخلوق درمیان معصوم وغیر معصوم								
نمبر	آیہ	سورہ	نمبر	آیہ	سورہ	نمبر	آیہ	سورہ
١	٢٨-٢٩	انبیا	١٠		نور	١٩	٥٨-٩	عنکبوت
٢	٩٤	"	١١	٦٣	لقمان	٢٠	٦٩	"
٣	١٠١-٢	"	١٢	٨٩	نحل	٢١	٣٨	دوم
٤	١٠٥-٦	"	١٣		قصص	٢٢	٣٠٥	سجدہ
٥	٣٢-٣٥	مریم	١٤	٥٠٥	"	٢٣	٣٢	اجزا
٦	٥٤	"	١٥	٢٧	"	٢٤	١٥-٩	"
٧	٥٨-٩	"	١٦	٨٣	"	٢٥	٢٢	"
٨	٥٧-٦١							
		یوسف	١٧	عنکبوت	٦٠-٧	٢٦	٢٣	"
٩	١٠٩	"	١٨	عنکبوت		٢٧		احزاب

جدول دوم سورہ کہف

نمبر	آیہ	سورہ		نمبر	آیہ	سورہ
١	١٣	سکہف		٤	٢٦	کہف
٢	٢١	"		٥	٢٨	"
٣	٢٤	"		٦	٤٠	کہف

بقیہ سلسلہ جدول دوم

نمبر	آیہ	سورہ	نمبر	آیہ	سورہ
۷	۳۸	کہف	۱۳	۷۹	"
۸	۴۲	"	۱۴	۸۰۰-۱	"
۹	۴۴	"	۱۵	۸۲	"
۱۰	۷۸	"	۱۶	۸۵	"
۱۱	۶۶	"	۱۷	۸۸	"
۱۲	۷۸	"	۱۸	۹۸	"

سورہ انبیاء

نمبر	آیہ	سورہ	نمبر	آیہ	سورہ	نوٹ
۱	۱۰	انبیا	۱۰	۷۶	انبیا	استنباط کا طریقہ
۲	۲۴	"	۱۱	۷۹	"	خطبہ خاتم الکتاب
۳	۵۲	"	۱۲	۸۴	"	میں آیات قرآن
۴	۴۸	"	۱۳	۱۳۳	"	سے کافی وضاحت
۵	۵۰	"	۱۴	۸۸	"	کے ساتھ بتلایا گیا ہے
۶	۵۶	"	۱۵	۹۰	"	مومن مشتاق آمر کی ہے
۷	۷۲	"	۱۶	۹۱	"	امید ہے کہ ان منتخب آیتوں
۸	۷۳	"	۱۷	۳۱	"	سے کتب خط سے اپنے لئے
۹	۷۴	"	۱۸	۱۱-۰۳	"	استنباط کا ذخیرہ بتلائے
						اپنے ہدایت کے لئے۔

دراین بحر جز مرد داعی نه وقت گم آن شد که دنبال (داعی الی رفت)

نمبر	آیه	سوره		نمبر	آیه	سوره
۱	۵	فاتحه		۷	۲۴۶	بقره
۲	۱۵۴.	لبقره		۸	۲۰۲ [illegible] ۲۶	״
۳	۱۹۰	״		۹	۲۷۳	״
۴	۱۹۵	״		۱۰	۱۳	آل عمران
۵	۲۰۵	״		۱۱	۱۴۶	״
۶	۱۹۸	״		۱۲		״
					۱۵۷-۶۷	״

جدول سوم

آیه	سوره	آیه	سوره	آیه	سوره	آیه	سوره
۷۵	نساء	۷۲	انفال	۱۱۰	توبه	۱۹	نوح
۷۶	״	۷۴	״	۱۱۲	״	۱۲	ابراهیم
۹۵-۶	״	۱۴۶	اعراف	۱۱۹-۲۰	״	۶۹	عنکبوت
۹۷-۱۰۰	״	۱۹	توبه	۴۱	حجر	۱۵	لقمان
۵۴	مائده	۲۴	توبه	۹	فن	۳۸	مومن
۱۵-۶	״	۳۴	״	۷۲	بنی اسرائیل	۱۲۵	نحل
۱۵۳	انعام	۴۱	״	۸۴	״	۵۸	حج
۶۰	انفال	۵۹	״	۳۱	ابنیاء	۳۸	قتال

سبیل اللہ و رسول : ۵۶

خلاف پیمبر کسے رہ گزید - کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

آیہ	سورہ	آیہ	سورہ	آیہ	سورہ	آیہ	سورہ	
۲۲	نور	۵۷	فرقان	۳۲	زخرف	۴۱	فصلت	[illegible]
۲	قتال	۶۷	"	۹	منافقون	۲۸	صفت	[illegible]
۱۰	حدید	۷	[illegible]	۱۷	تین	۲۹	نجم	۷۶
۱۱	صفت	۳	صفت	۴۳	زخرف	۷۱	المومنون	۷۷
۲۰	مزمل	۱۰۸	یوسف	۷	انبیاء	۹۱	انعام	۷۸
۴۹	عنکبوت	۱۹۵	آل عمران	۲۴	زمر	۱۱۳	ہود	۷۹
۴	احزاب	۱	صف	۴۴	نحل	۴۷	طہ	۸۰
۳	انسان	۵	انبیاء	۱۸	فرقان	۱۲۲	"	۸۱
۴۷	فرقان	۴۴	"	۱۱	یٰسین	۶۲	عنکبوت	۸۲
				۵	زخرف	۱۸	قتال	۸۳
				۴۴	فرقان	۱۳	صفت	۸۴

خطبہ ۲۱۶
الحاقی

ساعت ۳ - تا ۴ ۱/۲ قنبر و ماو حجاب کا خورشانہ میں بحکم مولا سے منظور
ایک اور بیان سہ پہر میں ساعت ۳ کو ہوگا۔

سلام ہو علی کا دوستوں پر جو اس کی محبت میں اس مقام پر آیا کرتے ہیں۔ جہاں علی اپنے بیانات سنایا کرتا ہے۔ چینائی تم نے تفسیر چاہی تھی جو سلسلہ وار پھر بچائی جا رہی ہے جس قدر ذخیرہ تم نے جمع کیا ہے اس سے تم نے صحیح

طور پر اندازہ کیا ہوگا۔ جہاں تک دیکھا ایسے مضامین ملے نہ ایسی مجالس منعقد ہوئی
جہاں ذاکرین تفسیر دس طرح کر سکتے۔ اور اس مضامین کے سلسلے میں جو سارے
مطالب پیدا ہوئے تمہیں کہیں ملے اس کے قبل ؟

تمہیں معلوم ہونا چاہیئے اس مجلس کے متعلق جو تجویز تھی۔ البتہ فریق کے ثانی کی
خواہش پر عمل میں آئی۔ مگر بعد میں انحراف ہونا شروع ہوا۔ اور اب تک جاری
ہے اور نقصان کی تلافی کرائی جائے گی۔ خواہش کرتے ہیں۔ جب تجویز کیجاتی ہے
تو انحراف کرتے ہیں۔ اور جو ایمان کا اور تربیت اور اولاد کے دعوے کرنے کے
پھر ایسی کیوں تحریک کیجاتی ہے۔ اور دوسرے بہن کے متعلق ایسے بہت سے
واقعات پیش آتے ہیں۔ افسوس جینیا تمہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ اور کم سمجھ
نکلے ہو سیدہ نے کہا ابوالحسن اس کی ماں یہاں آیا کرتی ہے اور فرمایا کرتی
ہے آپ کی اولاد کتنی کثیر تعداد میں ہے۔ کیا میری اولاد کے لئے کوئی جنت
نہیں مل سکتی؟ جینیا کہ ہم مجبور رہیں۔ اگر فیصلہ کیا جائے یہ ظاہر بات ہے کیا ہوگا
جہالت کا اس عنوان کی آج بیان ہوا ہے۔ ممکن ہے آئندہ اس کی تفصیل
بھی سنائیں۔ ۷ بیانات اس سمیت ۸ جلسے ہوں گے حسب مقررہ امام علی تا
ہوں گے تاکہ تمہارے تعزیہ کے موافق مکمل ہو۔ اور روز اول پنجہ کے مقام پر دعوت
کیا گیا تھا جلسہ ۲۰۲ بیانات ۳ مقامات پر ہوں گے۔ امراہی کے طرف سے
پورے ہو چکے۔ جب پر تم گواہ ہو۔ پھر ایسا ہی ہے۔ تو امراہی کو کوئی بدل
سکتا ہے۔ بشری طاقت سے سرباہر ہے اس کا مقابلہ ہزار کوشش کیا جائے
تو جائے اس کے مجرم کی فہرست طولانی ہوتی جائے گی۔ اور خدا کے امام ہوتے
رہیں گے ۸-۹
صفحت

اور فاطمہ تم کو معلوم ہونا چاہیئے ہم تمکو اولاد کی موافقت چاہتے ہیں۔ تم
یہ کام آخر دم تک سنبھال دیئے رہنا۔ نور بانو کا کہنا کہ ہم تمہارے قریب ہوتے
جا رہے ہیں تم ایک پنجہ بناؤ اور ہر پنجشنبہ اول ماہ کو ایستادہ کرنا اور سر عام اٹھانا

سے ماہ محرم کے روز عاشور کی شام کو اٹھانا۔ اس کا اثر جو ہوگا تمہارے اور
اہل ایمان کی مشکلیں آسان ہوتے رہیں گے۔ اگر علی کو پانا چاہتے ہو تو عمل سے ثابت
کرکے دکھاؤ۔ پہلے اس میں اختلاف ہوگا۔ مگر جب اثرات پیدا ہوکر نمایاں
ہوں گے تو لوگ مائل ہوں گے اس چہ پر اسداللہ الغالب کا نقش ہونا چاہیئے۔
یہ آثار اللہ کہلاتے ہیں۔ جب معصومین امر الٰہی کہلاتے ہیں۔ اس لئے زیارت وہ
نمونات شعائر اللہ کے ہیں ۲۰۔ تیغ جو شمس کے ساتھ متعلق کو آفتوں سے
بچاتے ہیں برخلاف منافق و کافر کے۔ مولا کچھ عملیہ ۱۱ امرہ کی تحت عنایت
ہو تاکہ مستقیم کی ہدایت رہے ہو۔

ارشاد۔ تمہارے عاشورہ خانہ کی خاک و پانی کافی ہے۔ اس وقت
ہندوستان میں ۱۲۵ مقامات پر ایسے پنجہ ایستادہ کئے جاتے ہیں۔ زہرہ بیگم
کی حالت ایسی ہے کہ ان کو زیارت کربلا نصیب نہیں ہو سکتی۔ مجاورہ
بیت ہنوز باقی ہے۔ ارشاد چند دانے نمک کے منگوالو۔ ہمیں کے ہاتھ
دو۔ روزانہ ایک دانہ کھاتے ہیں۔ اور تھوڑا پانی ملکم پر ملا کر پی۔ مجاور
سکینہ تمہارے قریب ہوتی جا رہی ہے۔ تمہارے گلے لگتی ہے۔ تم اسے دیکھ
نہیں سکتی ہو۔ دیکھنے کے لئے صلاحیت کی ضرورت ہے۔ موسیٰ سا کلیل اللہ
پیغمبر علی کو دیکھ نہ سکا۔ پھر تم کیونکر دیکھ سکو گی۔ سبحان ربک رب العزۃ
عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین
سبحان ربی الاعلیٰ سبحان رب الاعلیٰ۔ سبحان ربی الاعلیٰ
سبحان ذی الملک والملکوت۔ سبحان ذی العزۃ
والجبروت سبحان ذی الکبریاء والعظمۃ۔ رسول
کریم کی تشریف آوری۔

بیانات: السلام علی رسول اللہ۔ این اللہ علی رضوینہ۔ و عزا محرم۔ انا تم
لا سبق۔ والفاتح لما استقبل والمبین ذالک کلہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سرورِ کائنات مخاطب وراء حجاب - تمہارے کتب میں مرقوم ہے
کہ آخر زمانہ میں وہ وصایا جاری کئے جائینگے جو مدینۃ رسول سے صادر ہوئے
ہیں جب شک کیا تو ایسا ہے جیسے حیوٰۃ رسول میں بھی شک کیا تھا - بلکہ استہزا
کیا تھا جو نبوت پر شک کرے پھر اس کے اعمال صالح نماز روزے سے کیا فائدہ
اسکو - اور اس کے بعد سبین کے ذریعہ ہدایت گزری اس کو بھی آج تک استہزا کیا
جا رہا ہے وراء حجاب کا طریقہ تمہارے سمجھ میں نہیں آتا - بلا شبہ وحی کا طریقہ
اللہ کی جانب سے رسول کو ہوتا ہے - سوائے اس کے شیطان بھی تو اپنے اولیاء کو
اسی طریقے سے عالم شہادت میں لیجاکر جہنم کی راہ دکھاتا ہے پھر خدا تم کو ایسی
حالت میں کیسے چھوڑتا ہے؟ زخرف جب تم اعمال غیب پر ایمان رکھتے ہو تو ہرگز
ایمان سے کیونکر منہ موڑ سکتے ہو جو آج پڑھ رہے ہیں؟ بعد ختم خطبہ زیارت
جامعہ پڑھی گئی -

خطبہ ۲۱۷

وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (بقرہ ۱۱۵)

(امام المشارق والمغارب (وھو وجہ اللہ الباقی)

مورخہ ۵ / نومبر ۱۹۵۹ء ۳ / جمادی الاول ۱۳۷۹ھ یوم پنجشنبہ اول ساعت (۵۵ — ۱۰) تا (۵ — ۱۱) بمنزل چینائی لال ٹیکری

امام المشارق والمغارب - اسد اللہ الغالب (فورب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون (الذاریت ۲۳) - قمر بنی ہاشم - عون ابن علی - سید معین الدین اجمیری - سید علی داتا - بعد سجدہ تعظیمی زیارت جامعہ مختصر پڑھی گئی - عون ابن علی مخاطب ہیں - ورادِ حجاب - تشریف آوری سرورِ کائنات جس کے شرف میں مختصر زیارہ پڑھی گئی - جل الخالق - جل الخالق - جل الخالق - جلت عظمتہ جلت قدس سرہٗ - جل الخالق - جل الخالق - جل الخالق - کریہ - سبحان الملک الملکوت - سبحان العزۃ والعظمت - سبحان الکبریا - والجبروت (سورہ فاطر ۱۰) سردار اشرف سے کہتا اگر تجھے اس موضع سے اعلیٰ مطلب مقصود ہے تو آئندہ یہاں حاضر رہنا چاہیئے - اللہ اکبر - اللہ اکبر - اللہ اکبر - سبحان العظیم و بحمدہٖ - سبحان ربی الاعلیٰ چینائی - لبیک یا مولیٰ - جب سے یہ دنیا کا آغاز ہوا - تم جانتے ہو اور جاننے والے جانتے ہیں ازل سے آج تک کتنی مخلوق آئی و گزری - اس کا ایک اندازہ کر لو - ۱۰ تا ۱۵ کروڑ - اس میں ان لوگوں کا شمار جو سلسلہ وار ہدایت کے بھیجے گئے ... پھر ان کی گنتی کتنی ہوئی ہزار میں ایک - مولا! پھر سمیں "۳۱۳" رسول گزرے جس میں اولوالعزم ۵ پھر اصحاب نظر صرف ۱۴ - ایسے کہ راستہ بتانے والے (وانک لتھدی الی صراط مستقیم ۵۲) اسی طرح

بقیہ معصومین حسب آیتہ شریفہ (بقرہ ۱۰۶) انگلیوں کی گنتی برابر دنیا نے اُن سے کیا سلوک کیا (کذبوا
با یا تقاتلہا) نتیجہ کیا ہوا (فاخذ ناھم اخذ عزیز مقتدر ۱۴) اور تم جانتے
ہو جب علی تھے۔ اُن سے زمانہ کیا سلوک کیا؟ اور علی نے حق کے لئے کیا کیا۔ ابقاء دین اسلام کے
لئے صوفیانِ کرام نے چہار چاند جیسے صرف ۴ مومن نکلے۔ علی الحق۔ ان کو بطور محافظ اس قوم جفاکار
کے لئے کھڑا کر دیا۔ جو لباسِ اسلام میں۔ خود دین اسلام کو غارت کرنیکا تمنا ور کھتے تھے
بذریعہ تعلیم قلبی۔ مگر یہ چار خاندان ہوا کے اپنے ذاتی اصلاح کے تحت صحیح طریقہ جاری نہ رکھا۔
جس کا نتیجہ تحت اقوات یونان وہنود۔ اصل داس توحید مولا خالص نہ رہا۔ اور بیشمار
فرقے پیدا ہو گئے۔ (۲) اور اپنے اس اسلام کے خاطر گلے میں رسی قبول کی (۳) اور اسطرح
آپ کا خانوادہ عصمت مع ۶ ماہ اصغر اسی اسلام کی تحفظ اپنی جان نثار کیا) اگر علی خلافت
چاہتے تو وہ ممکن تھا۔ تاریخ گواہ ہے بذریعہ زبان اُم المومنین جب آپ مٹی کے گھوڑے
پر سوار تھے اور شاخ درخت ہاتھ میں تھی۔ بنا بر حدیث نبوی۔ علی کا غضب دیکھ کر شیخ ثانی
کو ان کی حرکت سے روکا پھر علیؑ اگر اپنی خواہش کی خاطر خلافت چاہتا تو اچھی طرح شریعت
آزاد کرتا۔ مگر علی نے تو نفس کا معاوضہ مرضات اللہ سے طے کر چکا تھا اور مرضی مولا از
ہمہ اولیٰ پر امتحان امت حسب آیتہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون
واللہ فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ صادقوا ولیعلمن الکاذبین ترتیب شریک رہے
اور صیغہ مضارع کی وجہ یہ امتحان آج بھی امت کا ہو رہا ہے۔ کیونکہ ۹ علماء غدار ثابت ہوئے
راست مخاطبت (ورا و حجاب) آیت سے حسب پیشین گوئی اور آپ کی تکذیب ہو رہی ہے
اور علماء مستوجب سزا اسکی تکذیب ہو رہی ہیں باوجود تنبیہات مکرر رہ کے۔ توبہ کا ہنوز وقت
باقی ہے۔ اپنے شکوک کو رفع کرنے کا موقع اُن کے منتظر ہے۔ کاش محض کسی کے سنے سنائے پر عمل
ایسے مبہم معاملات میں نہ کرتے۔ وما علینا الا البلاغ) اگر علی والے ہوتے اُس زمانے میں
تو یہ مظالم اہل بیت پر نہ ہوتے۔ مگر نہیں سمجھے۔ اور ابھی جو مظالم ہو رہے ہیں علی والوں
پر محض گمان ہیں۔ گمان پر کہ یہ تو ناقص الرجال ہے اور لیے ذرائع روحانیت میں نہیں۔ چونکہ
یہ طبقہ معصوم نہیں۔ جو ظاہر نقص سے بری ہو۔ پس ہوا اس شیطانی علما بھی کہیں مبتلا ہو چکے ہیں

اور اسی محفل میں جہاں بیانات مسؤلاً ورا رجاب ہوتے تھے اس سے گریز کر رہے
ہیں اور روکتے ہیں اپنے والوں کو اور مکمل آیتہ ۲۶ سورہ انعام پر عمل ہو رہا ہے جس کا
نتیجہ بھی بتلا دیا گیا) مخالفت پارٹی نہایت پوشیدہ طریقہ پر اپنا حرکت خفی مثل نمل فی
شب کا شبوب ڈے رہے ہیں۔ جیسے بنی امیہ و بنی عباس ۶۰۰ سال تک آل محمد پر یہ
چالیں چلتے رہے۔ اور اس کے باوجود پابندی سے صوم و صلوٰۃ کی ادائی کرتے ہیں فویل
للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون الذین یراءون ۴ تا ۶ ماعون گو اس صلوٰۃ
کے متعلق اُن سے سوال کا حوالہ کتاب خدا میں نہیں۔ برخلاف مودّت اہل بیت
کہ انکم متین آیتیں ملیں گی جن کی بدولت آپس میں الفت اور ایمان باللہ و رسول
اُن کو نصیب ہوا۔ مقام (۱) تکویر کے سورہ میں واذا الموؤدۃ سئلت جو قرابت دار
رسول جو جہاد میں شہید ہوئے۔ نیز ان لوگوں کے بارے میں جو اہل بیت کی مودت
میں ستائے گئے۔ مقام (۲) سورۃ تکاثر کا آیہ لتسئلنّ عن النعیم۔ جب معرفت امام
نہیں۔ تو صرف زبان خرچ کیا ہوتا ہے؟ جب کہ عمداً ان کی رضامندی کے خلاف
عمل ہو رہا ہے مقام (۳) وقفوهم انهم مسئولون ۲۴ صفت اُن کو صراط الجحیم میں
جاتے ہوں گے درمیان یہ سوال ولایت علی کے متعلق ہوگا۔ اس سوال کا آغاز تو قبر
سے شروع ہوگا۔ جس میں شہادت خدا اور رسول موت۔ مبعث دنیا ملت
مشتمل ہیں۔ اور صحیح جواب پر رہا ہوں گے۔ ورنہ آتشی کوڑے کا مقابلہ ہوگا
اس کی اہمیت بمقابل نماز۔ رشد ہے۔ چنانچہ مسئلہ نماز کا حساب اعمال مالی حشر
محشر سے بھی پہلے ہوگا۔ جبکہ تقسیم درجات کا تعین کا مسئلہ پیش ہوگا) اور یہ مخالفت علانیہ
علی سے بدر ترو دست نبوت کو دار ہوئے جبکہ انکو انکی پہلی نشست سے ہٹا کر چوتھی نشست
پر بٹھایا گیا ساتھ ان کے مقابل دشمن معاویہ بن ابو سفیان لائے۔ جس حاملین ان کے
حق کا سوال درپیش ہو تو کہنے لگے کہ وہ تو کبیر السن ہے جوان عمر آتا ہے درمیان کہ مدیر کہ
اور علی کی ولایت وہ اہمیت رکھتی ہے دین اسلام میں بغیر اس کے عاقل شخص جنت میں جا ہی
نہیں سکتا شرط۔ چنانچہ حدیث قدسی گواہ ہے لو اجتمع الناس علی ولایت علی ما خلقت النار

سوائے اس کے آج کروڑ مخلوقات سے ملیں گے جو اللہ کو نیز محمد و نیز نگار سمجھتے ہیں
کہ ان کے اعمال اور ہیں مگر عقیدہ رسول و امام بغیر صرف توحید کار آمد نہ ہوگا۔ ومن لم یؤمن
باللہ و رسولہ فانا اعتدنا للکافرین سعیراً ۱۳ فتح) (۲) انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین
آمنوا یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ و ھم راکعون ۵۵ مائدہ۔ زکوٰۃ انگشتری جس کا آیت
کے ملک کا خراج صاحب قول امام رازی۔ علیؑ کے لائق مطلق کو اسپئے اور اپنا ولا رواو
کرنے مختص کیا گیا عام مسلمین ولایت عامہ پر اکتفی کرتے ہیں۔ اور انصار نے آنحضرتؐ کی
خدمت اسلام کے عوض اپنی اجرت عطا کرنی چاہی۔ تو یہ سوال ایک گونہ غیرت کو جہت
کر نیوالا سمجھ کر آپ نے سکوت اختیار کیا جس پر قدرت نے کہا مودت فی القربیٰ طلب کرو۔
بلا مودت بتاؤ کوئی مستحق جنت اپنے کو سمجھ سکتا ہے۔ اور قربیٰ کی تفصیل طلب کرنے پر
امام رازی فرماتے ہیں وھم علی و فاطمہ و الحسنین۔ اور یہ سب کچھ سمجھ کر آپ نے
فرمایا۔ ایھا الناس من اذی علیا یبعث اللہ یوم القیامۃ یہودیاً او
نصرانیا۔ یہ حدیث بنی صیغہ مضارع رکھتی ہے جس کا عمل آج بھی جاری ہے
یہ اعلیؑ بزرگوار کی دشمنی کی وجہ سابق امم سور یا بندر بنکر کے ہلاک ہوئے تھے۔
یاد ہے یہ سوال ولایت عوام الناس سے ہوگا جس سے ولایت کا گروہ مستثنیٰ ہے
جس پر کتاب خدا دال ہے ۹ رحمٰن اور یہ وہی گروہ حزب اللہ اصحاب یمین
ہیں جن کو جدول نہم خطبہ ۲۱ کے خانہ اول میں بتلایا گیا ہے جنہوں نے تین دلائل
پر پورا عمل دنیا میں کر کے یا ۵ اعراف اور مقربین کی جماعت میں اپنی شرکت کا دعویٰ
کر دیا۔ اس خطبہ کو خطبہ ۲۰۔ ۲۰۲۔ کے ساتھ ملا خطہ فرمائیں تو دو اعیان
اسلام حق و باطل جو تحریر ہو چکے ہیں ان کا حال انکشاف ہوگا۔ نیز علم میں اضافہ
صاحبان ممبر رسول ہوگا جنہ تمام طور سے بیان نہیں کرتے بوجہ لاعلمی کے بار کا
مولانا نے اپنے بیانات ورارِ حجاب میں واضح کر دیا ہے۔ اور فرقہ بندی کی جو تائید
کثیر ہوتی ہے اسکا سدباب ہو جائے جب آیات ۱۰۳ و ۱۰۵ آل عمران جس پر عام طور سے
صاحب ممبر و سامعین جلسہ میں فخر کرتے ہیں ۳۲ روم بر خلاف اپنے فرائض ۷۹ آل عمران سے غافل
رہتے ہیں جو اس مقصد ممبر ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ)